نیوی نیوز

ABC سے تصدیق شدہ

ستمبر/اکتوبر ۲۰۲۳

خصوصی شمارہ

پہلے میلجم کلاس جہاز

پی این ایس بابر کی پاک بحریہ میں شمولیت

ماہنامہ

نیوی نیوز

ABC سے تصدیق شدہ (Regn # 16(1381) /15-ABC)

جلد: ۳۶ شمارہ: ۵ ستمبر/اکتوبر ۲۰۲۳

پیٹرن اِن چیف

کموڈور سیّد رضوان خالد ستارۂ امتیاز (ملٹری)، تمغۂ بسالت

چیف ایڈیٹر

کمانڈر ذاکر حسین خان تمغۂ امتیاز (ملٹری)

ایڈیٹرز

لیفٹیننٹ کمانڈر صبا ریاست

لیفٹیننٹ کمانڈر عمیر سلطان

رپورٹس

لیفٹیننٹ کمانڈر صہیب سبحانی

سب لیفٹیننٹ حسنین زرداری

سب ایڈیٹر

فیاض احمد عباسی

گرافک ڈیزائنر

ماجد نواز

فوٹوگرافرز

دلاور خان، تنویر احمد، بابر شہزاد

سید وقاص رضا

شعبۂ تعلقاتِ عامہ۔ پاک بحریہ

فون: 051-20062799

فیکس: 051-20062364

magazinenavynews@gmail.com

قیمت نیوی نیوز: -/290 روپے

مارکیٹنگ اور اشتہارات: 051-20062799

نوٹ: نیوی نیوز میں شائع ہونے والی تحریروں میں بیان خیالات، حوالہ جات اور آراء مضمون نگاروں کے ذاتی ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ وہ پاکستان نیوی یا نیوی نیوز کے ایڈیٹوریل بورڈ کی پالیسی کے عکاس ہوں۔ نیوی نیوز کا ایڈیٹوریل بورڈ شمارے میں شائع شدہ اشتہارات کے غیر حقیقی ہونے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

فہرست

پی این سرگرمیاں

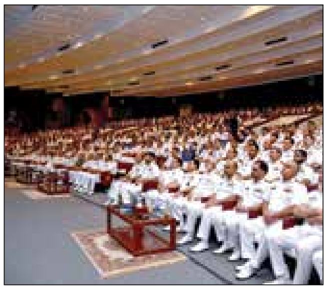

سالانہ سیفٹی ریویو 2022

۲

پی این ایس بلوچستان کی
پاک بحریہ کے بحری بیڑے میں شمولیت

۳

ہیلی کاپٹر حادثہ کے
شہداء فوجی اعزاز کے ساتھ سپردِ خاک

۴

یومِ بحریہ تقریبات

۶

عالمی جونیئر اسکواش چیمپئن
حمزہ خان کی نیول چیف سے ملاقات

۸

کوسٹل کمانڈ اوپن فورم /
کمنار کمانڈ اوپن فورم

۹

34 ویں نیشنل گیمز 2023
میں تمغے حاصل کرنے والے
کھلاڑیوں کے اعزاز میں تقریب /
بحریہ فاؤنڈیشن کالج چکوال کا سنگِ بنیاد

۱۰

تبدیلیٔ کمانڈ۔ کمانڈر ویسٹ /
پاکستان نیوی کے آفیسر کا قومی مقابلہ
سیرت کتب و مقالہ نویسی میں پہلا انعام /
میلاد النبیؐ۔ بحریہ ماڈل کالج گوادر

۱۱

پاک بحریہ نے سمندر میں اسمگلنگ کی
کوششیں ناکام بنادیں/ منجھار گوٹھ میں
پانی صاف کرنے والے پلانٹ کی تنصیب
۱۲

گورنر سندھ کا گورنمنٹ بوائز/
گرلز سیکنڈری سکول یونس آباد کی نئی عمارت کا افتتاح/
پاکستان نیوی کے سابقہ اپرنٹسز کی ری یونین
۱۳

انٹر ڈویژن اسپورٹس چیمپئن شپ۔
کیڈٹ کالج سانگھڑ/
''سی این ایس اسپانسرا ے چائلڈ سکیم'' کے تحت
مستحق طلباء وطالبات میں نصابی کتب اور
تعلیمی سامان کی تقسیم
۱۴

کمانڈر سینٹرل پنجاب مقابلہ حفظ وقرأت/
پہلی کمانڈر کراچی اور دوسری
انٹر ڈیپارٹمینٹل ایلیٹ نیشنل باکسنگ چیمپئن شپ
۱۶

پروکیورمنٹ اینڈ کنٹریکٹ مینجمنٹ ورکشاپ/
ماہی گیروں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے
نقشوں کی تقسیم
۱۷

کمانڈر سینٹرل پنجاب سیرت النبیؐ کانفرنس/
سیرت النبیؐ کانفرنس۔کیڈٹ کالج سانگھڑ
۱۸

منورہ فٹ بال فیسٹیول/
پی این باسکٹ بال چیمپئن شپ 2023
۱۹

سیرت النبی ﷺ کانفرنس۔
ناؤ کلب (اسلام آباد)/پنوا (کراچی)
۲۰

میلادالنبیؐ۔ناؤ کلب
۲۱

صدر پنوا کی پنوا ورکرز سے ملاقات
۲۲

بحریہ کالج اسلام آباد میں یومِ بحریہ کی تقریب
۲۳

الوداعی سرگرمیاں۔بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف
۲۴

ترقیاتی وفلاحی منصوبہ جات کا افتتاح
۲۸

مضمون

ورلڈ میری ٹائم ڈے
۳۱
ابنِ زیبا

پاکستانی معاشرے میں بڑھتا عدم برداشت
کا رویہ اور اس کے سدِباب کی کوشش
۳۲
محمد نعیم

عالمی یومِ تدریس
۳۶
سید عابس رضا کاظمی

سالانہ سیفٹی ریویو 2022

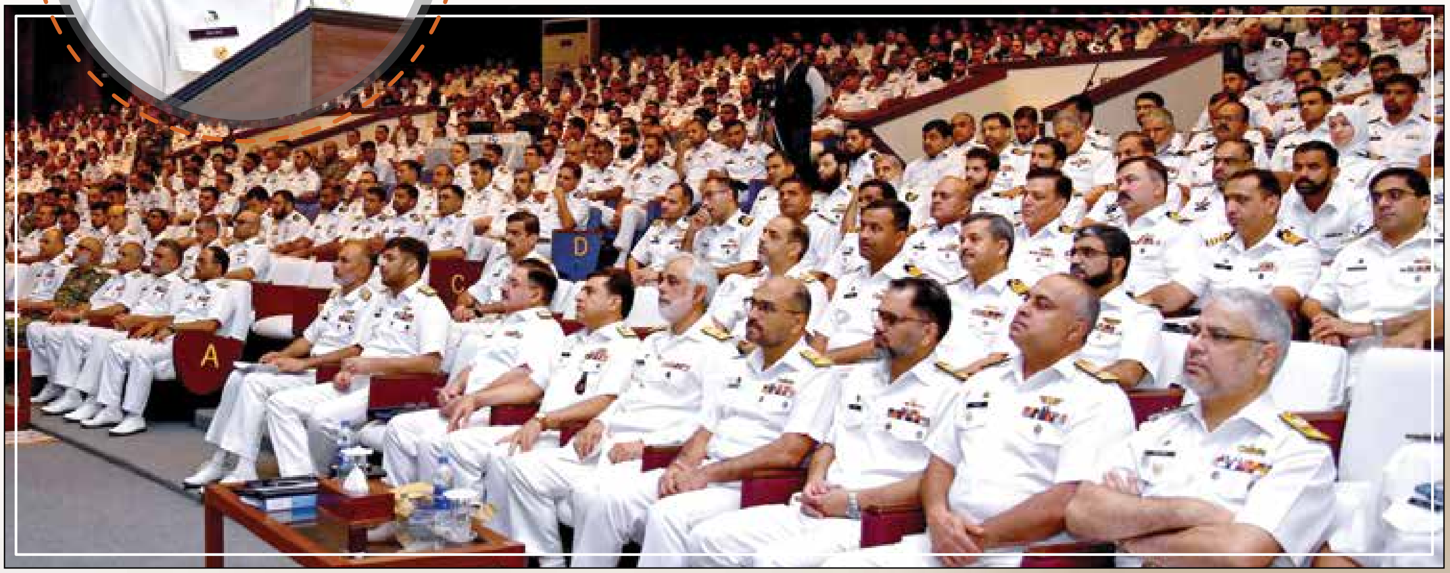

پاک بحریہ کا سالانہ سیفٹی ریویو بحریہ آڈیٹوریم کراچی میں منعقد ہوا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل محمد امجد خان نیازی تھے۔
سیفٹی ریویو کے آغاز میں کمانڈر پاکستان فلیٹ نے سیفٹی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ سیفٹی نہ صرف نیول آپریشنز کا لازمی جزو ہے بلکہ یہ پیشہ ورانہ سرگرمیوں اور ذاتی زندگی کا بھی لازمی حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیفٹی اپنائیت اورعزم سے ہی ممکن ہے اور ہم جس قدر اپنے بحری جہازوں، آبدوزوں، ہوائی جہازوں اور یونٹس کو اپنا سمجھیں گے اتنا ہی ہم ان کی سرگرمیوں میں سیفٹی کو ملحوظِ خاطر رکھ سکیں گے۔
سیفٹی ریویو کے دوران سال ۲۰۲۲ میں ہونے والے حادثات و واقعات کو زیرغور لایا گیا اوران کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ واقعات کی وجوہات کی بنیاد پر تجاویز پیش کی گئیں تا کہ آئندہ ان حادثات سے بچا جاسکے۔ اس کے علاوہ پاکستان نیوی سیفٹی سیمینار کے چیدہ چیدہ نکات بھی بیان کئے گئے جن کا مقصد سیفٹی کلچر کو مزید بہتر بنانا تھا۔ تقریب کے آخر میں سیفٹی کے لحاظ سے بہترین یونٹس میں شیلڈز تقسیم کی گئی اور جن ڈرائیورز سے کوئی حادثہ وقوع پذیر نہیں ہوا ان میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔
سیفٹی ریویو سے خطاب کرتے ہوئے نیول چیف نے ہدایت کی کہ سیفٹی کلچر کو زیادہ سے زیادہ اپنائیں تا کہ مستقبل میں حادثات سے بچا جاسکے۔ مہمانِ خصوصی نے سیفٹی سے متعلق آگاہی پر زور دیا اور کہا کہ اگر ہم سب حاضر دماغی اور سوجھ بوجھ سے اپنے فرائض انجام دیں تو حادثات کی وجوہات میں کافی کمی آسکتی ہے۔

پی این ایس بلوچستان کی پاک بحریہ کے بحری بیڑے میں شمولیت

پاک بحریہ کے لیے تعمیر کی جانے والی فیری بوٹ پی این ایس بلوچستان کو بحری بیڑے میں شامل کر دیا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی چیف آف دی نیول اسٹاف ایڈمرل محمد امجد خان نیازی تھے۔

پی این ایس بلوچستان میں جدید ترین حفاظتی اور راہنمائی آلات نصب کیے گئے ہیں۔ اس جہاز کی بحری بیڑے میں شمولیت سے پاک بحریہ کی مغربی ساحلی پٹی پر واقع یونٹس اور کراچی کے مابین فوجی نقل وحرکت میں نمایاں طور پر بہتری آئی گی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے نیول چیف نے فیری بوٹ کی پاک بحریہ میں شمولیت کو ایک سنگِ میل قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو ایک طویل ساحلی پٹی سے نوازا گیا ہے جو کہ دنیا کے اہم سمندری راستوں کے قریب ہے۔ اسی وجہ سے ساحل کے ساتھ پاک بحریہ کی موجودگی میں واضح اضافہ ہوا ہے۔ فیری بوٹ کی بدولت ہم مکران کے ساحل پر عملے اور سامان کو تیزی سے منتقل کرنے کے قابل ہوں گے۔ انہوں نے پاکستان کے لئے بحری جہازوں کی بروقت تیاری اور ترسیل پر چین کے جیانگ لانگ شب بلڈنگ کارپوریشن کا شکریہ ادا کیا۔

ہیلی کاپٹر حادثہ کے شہداء فوجی اعزاز کے ساتھ سپردِ خاک

پاک بحریہ کے ہیلی کاپٹر حادثے کے شہداء کو فوجی اعزاز کے ساتھ آبائی شہروں میں سپردِ خاک کیا گیا۔ شہید لیفٹیننٹ کمانڈر حمزہ عابد کی نماز جنازہ اسلام آباد کے ایچ الیون قبرستان میں ادا کی گئی جس میں چیف آف دی نیول اسٹاف ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے شرکت کی۔ شہید لیفٹیننٹ کمانڈر سید جواد علی کی نماز جنازہ کراچی میں ادا کی گئی اور ان کے جسدِ خاکی کو نیول قبرستان کراچی میں فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔ شہید حسنین حیدر LUWT کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں ترکھان والا، ضلع چنیوٹ میں فوجی اعزاز کے ساتھ ادا کی گئی۔ شہداء کے نماز جنازہ میں پاک بحریہ کے اعلیٰ افسران، ریٹائرڈ عسکری و سول حکام اور شہداء کے لواحقین وعزیز و اقارب نے شرکت کی۔

STATION COMMANDER PAKISTAN NAVY LAHORE

یومِ بحریہ تقریبات

پاک بحریہ نے اپنے غازیوں اور شہداء کے عظیم کارناموں اور کامیابیوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے 8 ستمبر 2023 کو 58 واں یومِ بحریہ منایا جنھوں نے 1965 کی جنگ کے دوران اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر کامل یقین کے ساتھ اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کا جرأت و بہادری سے مقابلہ کیا۔ یومِ بحریہ آپریشن 'سومناتھ' کی ایک شاندار یاد ہے، جب پاک بحریہ کے جنگی جہازوں نے ہندوستان کی اہم ساحلی تنصیبات کو تباہ کیا اور اس کے غرور کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ پاک بحریہ کی واحد آبدوز غازی جنگ کے دوران سمندر میں اپنی برتری برقرار رکھتے ہوئے دشمن کے لیے ناقابل شکست رہی جس کی وجہ سے ہندوستانی بحریہ نے کھلے سمندر میں پاک بحریہ کے بیڑے کو چیلنج کرنے کی ہمت نہیں کی۔

اس موقع پر اپنے پیغام میں سربراہ پاک بحریہ ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے کہا کہ 8 ستمبر پاک بحریہ کے افسروں اور جوانوں کی بہادری کی علامت ہے، جنھوں نے دوارکا میں کامیاب بمباری کے دوران بے مثال جرأت اور ہمت کا مظاہرہ کیا۔ اس دن ہم 1965 کی جنگ کے شہداء اور غازیوں کی قربانیوں کا اعتراف کرتے ہیں اور ان کے جذبے کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ نیول چیف نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ پاک بحریہ اپنے بحری دفاع کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی پانیوں میں متحرک ہے اور میری ٹائم سکیورٹی کے فروغ کے لیے علاقائی شراکت داروں کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔ اس مقصد کے تحت، پاک بحریہ موجودہ سکیورٹی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے جدید جنگی صلاحیتوں کے حصول کے لیے کوشاں ہے، جبکہ مقامی صلاحیتوں کو بھی فروغ دے رہی ہے۔

پاک بحریہ میں 8 ستمبر کے دن کا آغاز پاکستان میں امن وسلامتی اور کشمیر کی جدوجہد کی کامیابی کے لیے خصوصی دعاؤں سے ہوا۔

1965 کی جنگ کے شہداء کے لیے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔

پاک بحریہ کے یونٹس اور تنصیبات میں پرچم کشائی کی تقریبات منعقد کی گئیں۔ کمانڈر کراچی ریئر ایڈمرل محمد سلیم نے مزار قائد پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ لاہور میں بھی یوم بحریہ کی تقریبات کا انعقاد کیا گیا جس میں کمانڈر سنٹرل پنجاب نے پاک بحریہ کے شہداء کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور جنگ میں ان کی بہادری کو خراج تحسین پیش کیا۔

ہیڈ کوارٹر جناح نیول بیس کی طرف سے بحریہ کالج اور ماڑہ کے اساتذہ اور طلباء کے لیے 8 ستمبر کو ہاربر کروز کا انعقاد کیا گیا۔ کمانڈر جناح نیول بیس نے بطورِ مہمانِ خصوصی شرکت کی اور یوم بحریہ کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔ کروز کا مقصد طلباء کو میری ٹائم تاریخ، بحری آپریشنز اور بندرگاہ کی اہمیت کے بارے میں جاننے کا موقع فراہم کرنا تھا۔ یوم بحریہ کے موقع پر فشریز ایریا میں بوٹ ریلی / ریس کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی ماہی گیروں نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ مختلف کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد بھی کیا گیا۔

بحریہ کالجز کے طلباء اور پاکستان نیوی کے کیڈٹ کالجز کے کیڈٹس نے غازیوں اور شہداء کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ یوم بحریہ کے موقع پر دیگر تقریبات میں کراچی بندرگاہ پر بوٹ ریلی اور بحریہ ماڈل اسکولز کے طلبہ کی ریلیاں شامل تھیں۔

O.F.C
17
O.F.C
23

8 SEPTEMBER PAKISTAN NAVY DAY

عالمی جونیئر اسکواش چیمپئن حمزہ خان کی نیول چیف سے ملاقات

عالمی جونیئر اسکواش چیمپئن محمد حمزہ خان نے نیول ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد میں چیف آف دی نیول اسٹاف، ایڈمرل محمد امجد خان نیازی سے ملاقات کی۔ حمزہ نے حال ہی میں میلبورن، آسٹریلیا میں منعقدہ ورلڈ جونیئر (انڈر 19) اسکواش چیمپئن شپ جیت کر ملک وقوم کا نام روشن کیا۔ پاکستان نے یہ اعزاز 36 سال بعد حاصل کیا ہے جو پوری قوم کے لیے فخر کا باعث ہے۔

ملاقات کے دوران چیف آف دی نیول اسٹاف نے نوجوان چیمپئن کو ٹائٹل جیتنے اور ملک کا نام روشن کرنے پر مبارکباد دی۔ نیول چیف نے حمزہ کی کاوشوں کو سراہا اور بھرپور لگن اور عزم کے ساتھ مستقبل کے اسکواش مقابلوں میں شرکت کے لیے حوصلہ افزائی کی۔ حمزہ خان کی شاندار کامیابی کے اعتراف میں نیول چیف نے نوجوان چیمپئن کو نقد انعام اور کراچی میں پاکستان نیوی روشن خان جہانگیر خان اسکواش کمپلیکس کی مفت لائف ٹائم ممبر شپ دی۔

حمزہ خان نے ملک میں اسکواش کے فروغ میں مثالی تعاون پر نیول چیف اور پاک بحریہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ چیف آف دی نیول اسٹاف اوپن نیشنل اور انٹرنیشنل اسکواش چیمپئن شپس کا باقاعدگی سے انعقاد اس کھیل کے فروغ کے لئے پاک بحریہ کے عزم کا مظہر ہے۔

سیکرٹری دفاع لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) حمود الزمان خان کی پاک بحریہ کے سربراہ سے ملاقات

کوسٹل کمانڈ اوپن فورم

کمانڈر کوسٹ اوپن فورم کا انعقاد حال ہی میں کیا گیا جس کے مہمانِ خصوصی کمانڈر کوسٹ وائس ایڈمرل راجہ رب نواز تھے۔ اوپن فورم میں گوادر میں تعینات پاک بحریہ کے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز نے شرکت کی۔

اوپن فورم کے دوران گوادر میں پاک بحریہ کے فلاحی اقدامات اور جاری منصوبوں پر روشنی ڈالی گئی۔ تقریب کے دوران گزشتہ اوپن فورم کی سفارشات پر ہونے والی پیش رفت کا جائزہ پیش کیا گیا۔ اوپن فورم کے سوال و جواب سیشن کے دوران سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

اوپن فورم سے خطاب کرتے ہوئے کمانڈر کوسٹ نے کہا کہ پاک بحریہ اپنے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز کی فلاح و بہبود کو اوّلین ترجیح دیتی ہے اور اس سلسلے میں مختلف منصوبوں پر عمل کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں، پاکستان نیوی ساحلی علاقوں کی ترقی اور ساحلی پٹی پر آباد لوگوں کا معیارِ زندگی بلند کرنے میں بھی کوشاں ہے۔

کمنار کمانڈ اوپن فورم

کمنار کمانڈ اوپن فورم کا انعقاد گزشتہ دنوں کیا گیا جس کے مہمانِ خصوصی کمانڈر نارتھ، کموڈور خان محمود آصف تھے۔

اوپن فورم کے آغاز میں گزشتہ اوپن فورم کے نکات پر ہونے والی پیش رفت پر روشنی ڈالی گئی۔ بعد ازاں، موجودہ اوپن فورم کے ایجنڈا پوائنٹس پیش کئے گئے۔ سوال و جواب سیشن کے دوران شرکاء کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ تقریب میں کمنار کمانڈ کے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور سویلینز نے شرکت کی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کمانڈر نارتھ نے کہا کہ پاک بحریہ فلاح و بہبود کے منصوبوں کو ہمیشہ ترجیح دیتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کمنار کمانڈ نیول ہیڈکوارٹرز کی ہدایت کی روشنی میں فلاح و بہبود کے مختلف منصوبوں پر عمل پیرا ہے۔

34 ویں نیشنل گیمز 2023 میں تمغے حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کے اعزاز میں تقریب

34 ویں نیشنل گیمز 2023 ایوب اسپورٹ کمپلیکس کوئٹہ میں مئی 2023 کے مہینے میں منعقد کی گئیں۔ ان گیمز میں مردوں کے لیے 32 جبکہ خواتین کے لیے 27 کھیلوں کے مقابلے منعقد ہوئے۔ پاک بحریہ نے مردوں کے 19 اور خواتین کے 07 مقابلوں میں حصہ لیا۔ ان مقابلوں میں ملک بھر سے 14 مختلف وفاقی اور صوبائی اداروں کے کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ مقابلوں میں پاک بحریہ نے غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 28 گولڈ، 32 سلور اور 48 برونز تمغوں کے ساتھ صدر پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن ٹرافی اپنے نام کی۔ تمغے جیتنے والوں کے اعزاز میں پی این ایس کارساز وارڈ روم میں تقریب کا اہتمام کیا گیا جس کے مہمانِ خصوصی چیف آف دی نیول سٹاف، ایڈمرل محمد امجد خان نیازی تھے۔ مہمانِ خصوصی نے کھلاڑیوں میں نقد انعامات تقسیم کیے اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔

بحریہ فاؤنڈیشن کالج چکوال کا سنگِ بنیاد

پاک بحریہ ملک بھر میں معیاری تعلیم کے فروغ کے لیے پُر عزم ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے پاک بحریہ کے کیڈٹ کالجز، بحریہ کالجز، بحریہ ماڈل کالجز و سکول، بحریہ فاؤنڈیشن کالجز اور پاکستان نیوی کی زیرِ سرپرستی چلنے والے سرکاری سکول نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں کی تعداد میں وقتاً فوقتاً اضافہ کیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں حال ہی میں بحریہ فاؤنڈیشن کالج چکوال کے سنگِ بنیاد کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل محمد امجد خان نیازی تھے۔ اس موقع پر پاک بحریہ کے افسران اور بحریہ فاؤنڈیشن کے افسران بھی موجود تھے۔ اس کالج کی تعمیر سے علاقے میں معیاری تعلیم کو فروغ حاصل ہوگا۔

تبدیلئ کمانڈ۔کمانڈر ویسٹ

کمانڈر ویسٹ کی تبدیلی کی تقریب گوادر میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے دوران ریئر ایڈمرل سید فیصل علی شاہ نے کمانڈر ویسٹ کی ذمہ داریاں ریئر ایڈمرل عدنان مجید کے سپرد کیں۔

ریئر ایڈمرل عدنان مجید پاکستان نیوی وار کالج لاہور، نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد اور نیول اسٹاف کالج امریکہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ وہ ایک شاندار کیریئر کے حامل آفیسر ہیں اور متعدد کمانڈ اینڈ اسٹاف عہدوں کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ مزید براں، آپ جرمنی میں پاکستان کی جانب سے نیول اینڈ ایئر اتاشی کے طور پر بھی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ شاندار خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان کی جانب سے آپ کو ستارۂ امتیاز (ملٹری) سے بھی نوازا جا چکا ہے۔

تبدیلی کمان کی تقریب میں پاک بحریہ کے افسران، سی پی اوز/ سیلرز اور سویلینز نے شرکت کی۔

پاکستان نیوی کے آفیسر کا قومی مقابلہ سیرت کتب و مقالہ نویسی میں پہلا انعام

حکومت پاکستان کی جانب سے ہر سال ربیع الاوّل کے مبارک مہینے میں عالمی سطح کی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان، بیشتر ممالک کے سفیر، نامور مذہبی شخصیات اور اعلیٰ سرکاری افسران شریک ہوتے ہیں۔ اس کانفرنس میں مختلف مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات سے بھی نوازا جاتا ہے۔ سال 2023 کے سیرت النبیؐ کانفرنس کے دوران قومی مقابلۂ سیرت کتب و مقالہ نویسی کا انعقاد ہوا جس میں پاکستان نیوی کے کیپٹن ڈاکٹر شفیق الرحمٰن نے بہترین مقالہ لکھ کر اوّل پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

کیپٹن ڈاکٹر شفیق الرحمٰن کو اس اعلیٰ کارکردگی پر سند، نقد انعام اور شیلڈ سے نوازا گیا۔ آپ کے مقالہ کا عنوان "ملک کی معاشی استحکام کے لیے حکمت عملی، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں" تھا۔

میلاد النبیؐ۔ بحریہ ماڈل کالج گوادر

بحریہ ماڈل کالج گوادر میں میلاد النبیؐ کے حوالے سے نعت و تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ اِس مقابلے میں کالج کے طلباء و طالبات نے روایتی جوش و خروش سے حصہ لیا۔

کالج کے پرنسپل نے پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں انعامات تقسیم کیے۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پرنسپل نے کہا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ کی زندگی ہمارے لیے عملی نمونہ ہے۔ آپؐ نے ہمیں مکمل ضابطہ حیات دیا، ہمیں اس پر عمل پیرا ہونا چاہیے، یہی ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

پاک بحریہ نے سمندر میں اسمگلنگ کی کوششیں ناکام بنادیں

پاک بحریہ اور اینٹی نارکوٹکس فورس کی جانب سے سمندر میں انٹیلی جنس پر مبنی انسدادِ اسمگلنگ کا مشترکہ آپریشن کیا گیا جس میں 10 ہزار سے زائد شراب کی بوتلیں اور 9.5 ٹن منشیات برآمد کی گئی۔ یہ منشیات ماہی گیر کشتی کے مختلف حصوں میں چھپائی گئی تھیں جسے پاک بحریہ کے جہاز نے برآمد کیا۔ بین الاقوامی مارکیٹ میں برآمد شدہ منشیات اور شراب کی مالیت تقریباً 112 ملین امریکی ڈالر ہے۔ ضبط شدہ منشیات کو مزید قانونی کارروائی کے لیے اینٹی نارکوٹکس فورس کے حوالے کر دیا گیا۔

انسدادِ اسمگلنگ کے دوسرے آپریشن میں بھی لاکھوں روپے مالیت کے سامان کی اسمگلنگ کی کوشش کو ناکام بنایا گیا۔ اسمگلرز کو سامان سمیت گرفتار کر کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے حوالے کیا گیا۔

پاک بحریہ پاکستان کی سمندری حدود میں کسی بھی قسم کی غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام اور قیامِ امن کے لیے پُرعزم ہے۔

منجھار گوٹھ میں پانی صاف کرنے والے پلانٹ کی تنصیب

پاک بحریہ نے غیر سرکاری تنظیم 'مسلم ہینڈز' کے اشتراک سے کراچی کے منجھار گوٹھ میں پانی صاف کرنے والے پلانٹ کی تنصیب کی۔ منجھار گوٹھ ایک پسماندہ علاقہ ہے جہاں بنیادی سہولیات کا فقدان ہے۔ ساحلی علاقہ ہونے کے ناطے پاک بحریہ نے یہاں سہولیات کی دستیابی کی طرف خصوصی توجہ دی۔ پلانٹ کی تنصیب کے موقع پر مسلم ہینڈز فاؤنڈیشن کے چیئرمین سیّد لختِ حسین شاہ نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اس موقع پر کمانڈر اسپیشل سروس گروپ (نیوی) کموڈور عمران خالد شفیع بھی موجود تھے۔ تقریب میں علاقے کے معززین، ماہی گیر سوسائٹی کے چیئرمین اور ماہی گیروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ پلانٹ 10 ہزار گیلن پانی صاف کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ علاقہ کے لوگوں نے پلانٹ کی تنصیب کو سراہا اور پاک بحریہ اور مسلم ہینڈز فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کیا۔

گورنر سندھ کا گورنمنٹ بوائز/ گرلز سیکنڈری سکول یونس آباد کی نئی عمارت کا افتتاح

ملک بھر میں معیاری تعلیم کا فروغ پاک بحریہ کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ اس سلسلے میں ملک کے ساحلی اور سندھ و بلوچستان کے پسماندہ علاقوں میں فروغِ تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ پاک بحریہ کے مقاصد کے حصول کے لیے مختلف منصوبوں کا آغاز کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں صوبہ سندھ کے علاقے یونس آباد میں قائم گورنمنٹ بوائز/ گرلز ہائرسیکنڈری اسکول کے ترقیاتی کاموں اور نئی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ حال ہی میں مکمل کیا گیا۔ منصوبے کی تکمیل پر افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمانِ خصوصی گورنر سندھ جناب محمد کامران خان ٹیسوری تھے۔ تقریب میں پاک بحریہ کے افسران، سرکاری عہدیداران، معززینِ علاقہ، فشرمین کو آپریٹیو سوسائٹی کے اراکین، اساتذہ، والدین اور سکول کے بچوں نے شرکت کی۔

تقریب کے دوران یومِ بحریہ بھی بھرپور جوش و جذبے سے منایا گیا۔ اس موقع پر طلبہ نے نغمے اور ٹیبلوز پیش کیے۔ تقریب کے دوران یومِ بحریہ کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا اور پاکستان کی بحری سرحدوں کی حفاظت اور بحری اثاثہ جات کی نگرانی کے سلسلے میں پاک بحریہ کی خدمات اور کردار پر روشنی ڈالی گئی۔

پاکستان نیوی کے سابقہ اپرنٹسز کی ری یونین

پاکستان نیوی کے سابقہ اپرنٹسز کی پہلی ری یونین کی تقریب پی این ایس کارساز میں منعقد ہوئی۔ ری یونین میں پاکستان اور بیرون ممالک سے تقریباً پانچ سوپچیس (۵۲۵) اپرنٹسز نے شرکت کی۔ اس تقریب کی خاص بات ۱۹۵۲ میں بھرتی ہونیوالے جناب غلام احمد ملک کی شرکت تھی جن کی عمر ۹۲ سال ہے۔ ری یونین میں ۱۹۵۲ سے ۱۹۹۸ تک کے سابق اپرنٹسز نے شرکت کی۔ تقریب کے آغاز میں کمانڈر (ریٹائرڈ) مشتاق احمد نے سپاس نامہ پیش کیا۔ ری یونین کے شرکاء سے ریئر ایڈمرل (ریٹائرڈ) سید امداد امام جعفری سمیت اندورن اور بیرون ملک سے آنے والے سابقہ اپرنٹسز نے خطاب کیا۔

انٹر ڈویژن اسپورٹس چیمپئن شپ ۔ کیڈٹ کالج سانگھڑ

کیڈٹ کالج سانگھڑ میں انٹر ڈویژن اسپورٹس چیمپئن شپ کا انعقاد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب کے مہمانِ خصوصی سابق وفاقی وزیر اور سینئر ممبر بورڈ آف گورنرز، کیڈٹ کالج سانگھڑ خیر محمد جونیجو تھے۔ تقریب کے دوران کمانڈنٹ و پرنسپل کیڈٹ کالج سانگھڑ کموڈور ذیشان علی نے کیڈٹ کالج سانگھڑ میں کھیلوں کی سرگرمیوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ چیمپئن شپ کے دوران 100 اور 200 میٹر ریس، رسّہ کشی اور جیولن تھرو کے مقابلوں کا انعقاد ہوا۔ چیمپئن شپ کے اختتام پر مہمانِ خصوصی نے اپنے خطاب کے دوران چیمپئن شپ کے انعقاد کو سراہا۔

”سی این ایس اسپانسر اے چائلڈ سکیم“ کے تحت مستحق طلباء و طالبات میں نصابی کتب اور تعلیمی سامان کی تقسیم

پاکستان نیوی پاکستان کے ساحلی علاقوں کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کے لیے کوشاں ہے۔ پاکستانی نیوی کے زیرِ انتظام گوادر، پسنی، اورماڑہ اور جیوانی میں متعدد سماجی و اقتصادی منصوبے جاری ہیں۔ ان منصوبوں میں تعلیم اور صحت کے شعبے کو ترجیح حاصل ہے۔ بحریہ ماڈل کالج گوادر مقامی آبادی کے بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کالج میں گزشتہ دنوں ’سی این ایس اسپانسر اے چائلڈ سکیم‘ کے تحت مستحق طلباء و طالبات میں مفت نصابی کتب، یونیفارم، جرسی، جوتے اور اسٹیشنری تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر کالج کے پرنسپل نے کہا کہ پاک بحریہ کا یہ عزم ہے کہ پاکستان کے پسماندہ علاقوں کو ترقی دی جائے اور وہاں معیاری تعلیم کے حصول کو آسان بنایا جائے۔

کمنار کمانڈ مقابلۂ حفظ و قرأت

امیر حمزہ مسجد اسلام آباد کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے قرآن عربی کورس کی تکمیل

کمنار کمانڈ والی بال چیمپئن شپ

کمانڈر سینٹرل پنجاب مقابلۂ حفظ وقرأت

کمانڈر سینٹرل پنجاب مقابلۂ حفظ وقرأت کا انعقاد حال ہی میں کیا گیا جس کے مہمانِ خصوصی اسٹیشن کمانڈر لاہور (نیوی) کموڈور ساجد حسین تھے۔ مقابلے میں کمانڈ کے حفاظ وقراء حضرات نے حصہ لیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی نے عصرِ حاضر میں قرآن سے تعلق جوڑنے اور پاک بحریہ میں اپنے فرائضِ منصبی کے انجام دہی پر قرآنِ کریم سے رہنمائی لینے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کامیابی کا انحصار قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے پر ہے۔ تقریب کے آخر میں مہمانِ خصوصی نے مقابلے میں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیے۔

پہلی کمانڈر کراچی اور دوسری انٹر ڈیپارٹمنٹل ایلیٹ نیشنل باکسنگ چیمپئن شپ

پاک بحریہ کے زیرِ انتظام پہلی کمانڈر کراچی اور دوسری انٹر ڈیپارٹمنٹل ایلیٹ نیشنل باکسنگ چیمپئن شپ کا انعقاد کیا گیا۔ چیمپئن شپ میں پاک آرمی، پاک بحریہ، پاک فضائیہ، واپڈا، کراچی پورٹ ٹرسٹ، پولیس، پاکستان باکسنگ فیڈریشن اور ریلوے کی مرد وخواتین ٹیموں نے حصہ لیا۔ چیمپئن شپ کے دوران تمام ٹیموں کے کھلاڑیوں نے شاندار کھیل پیش کیا۔ پاک آرمی کی ٹیم نے 09 گولڈ، 06 سلور اور 05 برانز میڈلز کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی۔ پاک بحریہ نے 03 گولڈ، 04 سلور اور 06 برانز میڈلز کے ساتھ دوسری پوزیشن حاصل کی جبکہ واپڈا نے 01 گولڈ، 01 سلور اور 07 برانز کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔ خواتین کی کیٹگری میں آرمی نے پہلی، ایئر فورس نے دوسری اور نیوی کی ٹیم نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ تقریبِ تقسیمِ انعامات کے مہمانِ خصوصی کمانڈر کراچی ریئر ایڈمرل محمد سلیم تھے۔ مہمانِ خصوصی نے جیتنے والی ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کیے۔ انہوں نے چیمپئن شپ کے کامیاب انعقاد کو سراہا اور کہا کہ پاک بحریہ کھیلوں کے فروغ میں پُرعزم ہے اور اس سلسلے میں کھیلوں کی سہولیات کی دستیابی کی طرف بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔

اٹالین نیوی کے افسران کا جوائنٹ میری ٹائم انفارمیشن کوارڈی نیشن سینٹر کراچی کا دورہ

ڈیفنس سائنس اینڈ ٹیکنالوجی آرگنائزیشن کے افسران کا جوائنٹ میری ٹائم انفارمیشن کوارڈی نیشن سینٹر کراچی کا دورہ

پروکیورمنٹ اینڈ کنٹریکٹ مینجمنٹ ورکشاپ

کنٹریکٹ مینجمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے واٹسن گروپ کے تعاون سے اسلام آباد میں ایڈوانس ڈپلومہ اِن پروکیورمنٹ اینڈ کنٹریکٹ مینجمنٹ کی چار روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ ورکشاپ میں پروکیورمنٹ ڈیوٹی پر مامور پاک بحریہ کے افسران شرکت کی۔ ورکشاپ میں میجر (ریٹائرڈ) طاہر محمود کیانی نے پروکیورمنٹ کے حوالے سے مختلف قوانین اور طریقہ کار پر روشنی ڈالی۔ ورکشاپ کے دوران افسران کے سوالوں کے تفصیلی جواب دیئے گئے۔ ورکشاپ کے انعقاد پر ڈائرکٹریکٹ مینجمنٹ، کیپٹن عبدالسمیع نے واٹسن گروپ کے تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اسسٹنٹ چیف آف نیول اسٹاف (بجٹ اینڈ کنٹریکٹ مینجمنٹ) نے ورکشاپ کے انعقاد کو سراہا اور پاک بحریہ کے افسران کے لیے احسن قدم قرار دیا۔

ماہی گیروں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے نقشوں کی تقسیم

پاک بحریہ کے جوائنٹ میری ٹائم انفارمیشن کوآرڈینیشن سینٹر کراچی میں پاکستان نیشنل ہائیڈروگرافک آفس، انسٹی ٹیوٹ آف میری ٹائم افیئرز اور ڈبلیو ڈبلیو ایف (پاکستان) کے تعاون سے ماہی گیروں میں مقامی سطح پر تیار کردہ ماہی گیری کے نقشے تقسیم کیے گئے۔ نقشے خصوصی طور پر گوسٹ نیٹ کی شناخت کے لیے بنائے گئے ہیں تاکہ محفوظ ماہی گیری اور آبی حیات کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ گوسٹ نیٹس وہ جال ہیں جو سمندر میں غائب یا خراب ہو جاتے ہیں جس کے نتیجے میں آبی حیات اور کشتیوں کو بڑا خطرہ درپیش رہتا ہے۔

مقامی سطح پر تیار کردہ ماہی گیری کے نقشوں کو نیویگیشن ایپلی کیشنز کے ذریعے آسانی سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مقامی ماہی گیروں کو نقشے، موبائل ایپلی کیشن اور ان کے استعمال کا طریقہ کار جوائنٹ میری ٹائم انفارمیشن کوآرڈینیشن سینٹر کی جانب سے مفت فراہم کیا گیا۔

یہ اقدام نیشنل ہائیڈروگرافی آفس اور پاک بحریہ کی جانب سے پاکستانی ماہی گیروں کی مدد اور سمندری ماحول کے تحفظ کے لیے جاری کاوشوں کا مظہر ہے۔

ان نقشہ جات کو خصوصی طور پر سمندر میں غیر محفوظ علاقوں اور خراب و غائب ہونے والے ماہی گیری کے جال کی نشاندہی کیلئے بنایا گیا ہے۔ اس سے ماہی گیروں کی سمندر میں محفوظ نقل و حمل میں مدد ملے گی۔ یہ نقشے ماہی گیروں کو ایسے علاقوں سے محفوظ رکھتے ہیں جہاں کشتیوں کے خراب ہونے کا خطرہ درپیش رہتا ہے۔

کمانڈر سینٹرل پنجاب سیرت النبیؐ کانفرنس

کمانڈر سینٹرل پنجاب سیرت النبیؐ کانفرنس کا انعقاد پاکستان نیوی وار کالج لاہور میں کیا گیا۔ سیرت النبیؐ کانفرنس کے مہمانِ خصوصی کمانڈر سینٹرل پنجاب ریئر ایڈمرل جاوید اقبال تھے۔ کانفرنس میں کمانڈ کے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز نے شرکت کی۔ مہمانِ خصوصی نے اپنے خطاب کے دوران حضورِ اکرمؐ کی سیرت کی پیروی کو کامیابی کی ضمانت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرمؐ کی سیرت کے بے شمار پہلوؤں میں سے اس پہلو پر بھی خصوصی توجہ دی جائے کہ ہم دوسروں کو کسی بات پر عمل کے لئے آمادہ کرنے سے پہلے خود بھی اس پر عمل کریں کیونکہ یہی سبق ہمیں آپؐ کی حیات مبارکہ سے ملتا ہے۔ تقریب کے آخر میں مہمانِ خصوصی نے تقاریر اور نعت خوانی میں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیے۔

سیرت النبیؐ کانفرنس۔ کیڈٹ کالج سانگھڑ

کیڈٹ کالج سانگھڑ میں دو روزہ سیرت النبیؐ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز معروف مذہبی اسکالر ڈاکٹر سید عزیز الرحمن، دعوہ اکیڈمی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے ریجنل ڈائریکٹر کے لیکچر سے ہوا، جنہیں مہمان مقرر کی حیثیت سے مدعو کیا گیا تھا۔ انہوں نے نبی کریمؐ کی سیرت اور سنت کے مختلف پہلوؤں سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ بعد ازاں، کانفرنس کے مختلف سیشنز کے دوران کالج میں متعین پاک بحریہ کے مذہبی افسر، انچارج شعبہ اسلامیات و دیگر اساتذہ کے لیکچرز کا اہتمام بھی کیا گیا۔ کیڈٹس نے قرأت، نعت اور کوئز مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

تقریبِ تقسیمِ انعامات میں کیڈٹ کالج سانگھڑ کے کمانڈنٹ و پرنسپل کموڈور ذیشان علی نے بطورِ مہمانِ خصوصی شرکت کی اور مقابلوں میں بہترین قرار پانے والے کیڈٹس کو شیلڈز سے نوازا۔ کیڈٹس اور فیکلٹی افسران سے خطاب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی نے سیرتِ مصطفیٰؐ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ کانفرنس کا اختتام کالج میں منعقدہ انٹر ڈویژن مقابلہ خطاطی کے ساتھ ہوا۔

منوڑہ فٹ بال فیسٹیول

پاکستان نیول اکیڈمی کی جانب سے منوڑہ فٹبال فیسٹیول 2023 کا انعقاد پی این اے اسپورٹس کمپلیکس منوڑہ میں کیا گیا۔ فیسٹیول کی اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی کمانڈر کراچی رئیر ایڈمرل محمد سلیم تھے۔

منوڑہ فٹبال فیسٹیول پی این ایس رہبر، پی این ایس ہمالیہ، ڈریم ورلڈ، غریب شاہ یونین، کیماڑی محمدن، بلوچ کلب ٹکری، بلے جی اور منوڑہ غازی کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ اس چھ روزہ فیسٹیول میں کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ فائنل میچ میں بلے جی بلوچ کی ٹیم نے فتح حاصل کر کے منوڑہ فٹبال فیسٹیول 2023 کے پہلے چیمپئن ہونے کا اعزاز اپنے نام کیا۔

اختتامی تقریب سے خطاب کے دوران مہمانِ خصوصی نے اس توقع کا اظہار کیا کہ یہ فیسٹیول اسی طرح سالانہ بنیاد پر منعقد کیا جائے گا اور ہر گزرتے سال کے ساتھ مزید ٹیموں کی شمولیت سے اسکے دائرہ کار کو وسیع تر کیا جائے گا۔ بعدازاں مہمانِ خصوصی نے پہلی تین پوزیشنز حاصل کرنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم کیے۔

پی این باسکٹ بال چیمپئن شپ 2023

پاکستان نیوی باسکٹ بال چیمپئن شپ 2023 کا انعقاد پی این ایس رہنما کے باسکٹ بال کورٹ میں منعقد کیا گیا۔ چیمپئن شپ میں پاکستان نیوی کی 13 ٹیموں نے حصہ لیا۔ فائنل میچ پی این ایس جوہر، پی این ایس شفا، پی این ایس دلاور، 8 ایف پی بٹالین کی مشترکہ ٹیم اور پی این ایس کارساز، پی این ایس ایل اور پی این ایس راحت کی مشترکہ ٹیم کے مابین کھیلا گیا جو پی این ایس کارساز، پی این ایس ایل اور پی این ایس راحت کی ٹیم نے فائنل میچ جیت کر چیمپئن شپ کا ٹائٹل اپنے نام کیا۔

کمانڈر کوسٹل کمانڈ، وائس ایڈمرل راجہ رب نواز نے فائنل میچ اور اختتامی تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور نمایاں کارکردگی دکھانے والی ٹیموں اور آفیشلز میں میڈلز اور انعامات تقسیم کئے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنسز۔ناؤ کلب (اسلام آباد)/پنوا (کراچی)

نیول آفیسرز وائیوز کلب (ناؤ کلب) سیرت النبیؐ کانفرنس اسلام آباد اور پاکستان نیوی ویمن ایسوسی ایشن (پنوا) سیرت النبیؐ کانفرنس کراچی میں منعقد کی گئی۔

ناؤ کلب سیرت النبیؐ کانفرنس کی مہمانِ خصوصی بیگم چیف آف ایئر اسٹاف جبکہ پنوا سیرت النبیؐ کانفرنس کی مہمانِ خصوصی صدر پنوا، بیگم عامرہ امجد تھیں۔

ناؤ کلب سیرت النبیؐ کانفرنس میں پاک بحریہ کے سابق سربراہان کی بیگمات، ناؤ کلب ممبران اور خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

پنوا سیرت النبیؐ کانفرنس میں پنوا ممبران سمیت خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس کے دوران خاتم النبین حضرت محمد رسول اللہؐ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا گیا اور بارگاہِ رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کیے گئے۔ کانفرنس میں پاک بحریہ کی رہائشی کالونیوں مجید، حنیف، صابر، خالد، نذیر ایس آر ایز، کے این سی آر ای لیاری اور پی این اے ڈی ماڑی پور کی بچیوں کے مابین قرأت اور سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریری مقابلے منعقد ہوئے۔ مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کو مہمانِ خصوصی نے انعامات سے نوازا۔

صدر پنوا نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ کامیابی کا انحصار صرف اور صرف نبی آخرالزمانؐ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ آپؐ کی سیرت تمام انسانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے، ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیوں کو آپؐ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق گزاریں۔

میلاد النبیؐ۔ناوٗ کلب

ناوٗ کلب کے زیرِاہتمام کراچی میں میلاد النبیؐ کے سلسلے میں بابرکت محفل کا اہتمام کیا گیا۔اس محفل میں صدر ناوٗ کلب، بیگم عامرہ امجد نے بطورِمہمانِ خصوصی شرکت کی۔تقریب کے دوران حمد و نعت پیش کی گئیں اور معروف مقررہ محترمہ عاصمہ جبار نے سیرتِ سرورِکونینؐ پر خطاب کیا۔

مہمانِ خصوصی نے کہا کہ انسان اشرف المخلوقات کے منصب پر اُس وقت فائز ہوسکتا ہے جب وہ آپؐ کی تعلیمات پر مکمل عمل پیرا ہو۔ یہ مبارک مہینہ مخلوق پر اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے جس میں نبیوں کے سردار حضرت محمدؐ دنیا میں تشریف لائے۔

صدر پنوا کی پنوا ورکرز سے ملاقات

صدر پنوا، بیگم عامرہ امجد نے اسلام آباد میں تعینات پنوا ورکرز اور پنوا کے ممبران سے ملاقات کی۔

پنوا ورکرز کے لیے دن بھر پر مشتمل مختلف تفریحی اور کھیلوں کی سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا جن میں ورکرز نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں پنوا ورکرز کے اعزاز میں ظہرانہ بھی دیا گیا۔

صدر پنوا نے مختلف شعبہ جات میں غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ورکرز میں انعامات تقسیم کیے اور اُن کی حوصلہ افزائی کی۔

صدر پنوا نے اپنے خطاب کے دوران پنوا ورکرز کی محنت اور فرض شناسی کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ پنوا کے مقاصد کے حصول میں پنوا ورکرز کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ پنوا ایک ایسا ادارہ ہے جو خواتین کو ہنر مند بنانے اور ان کا معیارِ زندگی بلند کرنے میں کوشاں ہے۔ شہداء کے اہلِ خانہ کی دیکھ بھال اور فلاح و بہبود میں بھی پنوا کی خدمات قابلِ ذکر ہیں۔ پنوا ممبران کے جذبۂ خدمت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے صدر پنوا نے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ پنوا ممبران مستقبل میں بھی اسی جذبے اور لگن سے اپنا کام جاری رکھیں گی۔

بحریہ کالج اسلام آباد میں یومِ بحریہ کی تقریب

یومِ بحریہ کے حوالے سے بحریہ کالج اسلام آباد میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔تقریب کی مہمانِ خصوصی بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف، بیگم عامرہ امجد تھیں۔

تقریب کے دوران بحریہ کالج اسلام آباد کے طلباء و طالبات نے مختلف پروگرامز کے ذریعے پاک بحریہ کے شہداء اور غازیوں کے کارناموں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف نے کہا کہ 8 ستمبر کا دن پاک بحریہ کی تاریخ میں سنہری حروف سے رقم ہے۔اس دن پاکستان نیوی کے بہادر آفیسرز اور سی پی اوز/ سیلرز نے غیر معمولی جرأت اور ہمت دکھائی اور بھارتی ساحلی شہر دوارکا پر کامیاب بمباری کی۔آج کے دن ہم اُن شہداء اور غازیوں کی شجاعت کو سلام پیش کرتے ہیں جو 1965 کی جنگ کے دوران دشمن کے مقابلے میں نا قابلِ شکست رہے۔

آج کا دن میرے لیے اس لیے بھی اہم ہے کہ آج میں ملک کے معماروں سے مخاطب ہوں اور اس موقع پر میں انتہائی مسرت محسوس کرتی ہوں۔گزشتہ دنوں پاک بحریہ کے تین جوان جو میرے بھی بچے تھے، شہید ہوئے۔ان شہداء کی ماؤں کو اپنے بیٹوں کی شہادت پر فخر ہے اور شہیدوں کی مائیں بیٹوں کی قربانیوں پر ہمیشہ فخر محسوس کرتی ہیں۔ان ماؤں نے سبز ہلالی پرچم میں لپٹے اپنے لختِ جگر کو دیکھ کر کہا کہ مجھے فخر ہے کہ میرے بیٹے نے وطن سے کیا ہوا عہد پورا کیا۔ہم وہ مائیں، بیویاں اور بہنیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اِن مجاہدوں کے لیے چُنا ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ ماضی کی سنہری تاریخ کو تازہ کریں گے اور ملک وقوم کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر کے قائداعظم، علامہ اقبال اور اسلاف کے خوابوں کے پاکستان کی تعبیر کریں گے۔آپ نے سچائی اور بہادری کے راستے پر چلتے ہوئے اس ملک کی صورت میں سونپی جانے والے امانت کو سنبھال رکھنا ہے۔آپ کی نسل ہر لحاظ سے بہترین نسل ہے اور مجھے اُمید ہے کہ آپ سبز ہلالی پرچم کو ہمیشہ سربلند رکھیں گے۔

الوداعی سرگرمیاں۔ بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف

پی این ایس جوہر کراچی میں پنوا ممبرز کی الوداعی تقریب

بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف کا الوداعی دورۂ گوادر

پنوا ایگزیکٹیو کونسل اجلاس۔اسلام آباد

بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف کا الوداعی دورۂ اورماڑہ

ناؤ کلب کی جانب سے اسلام آباد میں منعقد الوداعی ضیافت

مجید ایس آر ای کراچی میں پاکستان نیوی انسٹیٹیوٹ آف آرٹس اینڈ ٹیکسٹائل ڈیزائن کا افتتاح

مجید ایس آر ای کراچی میں قرآن سینٹر (گرلز) کا افتتاح

پاکستان نیوی فنشنگ اسکول کراچی میں پرسنل ایکسیلنس کورس کی تقریبِ تقسیمِ اسناد

الوداعی سرگرمیاں۔ بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف

پی این فلیٹ میس کراچی میں الوداعی ضیافت

پنوا ایگزیکٹیو کونسل اجلاس۔ کراچی

لاجسٹکس کمانڈ میس میں الوداعی تقریب

سیرت النبیؐ کانفرنس ۔ پی این کمیونٹی سینٹر اسلام آباد

نیول اینکریج اسلام آباد میں پنوا کری ایشنز کا افتتاح

نیول ریذیڈنشیل کمپلیکس اسلام آباد میں قرآن سینٹر (برائے خواتین) کا افتتاح

پاکستان نیوی فنشنگ اسکول اسلام آباد میں پرسنل ایکسیلنس لانگ کورس کی تقریبِ تقسیمِ اسناد

ترقیاتی وفلاحی منصوبہ جات کا افتتاح

پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے گوادر، کراچی اور اسلام آباد میں پاک بحریہ کے مختلف ترقیاتی وفلاحی منصوبوں کا افتتاح کیا۔ اِن منصوبوں کے افتتاح کے موقع پر سربراہ پاک بحریہ کو منصوبوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا گیا۔ ان منصوبہ جات میں پی این ایس اکرم گوادر میں آفیسرز کی سرکاری رہائش، نیول آفیسرز ریذیڈنشیل ایریا-I کراچی میں نیوی میس، پی این ایس حیدر کراچی میں فلیٹ ہیڈکوارٹر کی عمارت، خالد ایس آر ای اور حنیف ایس آر ای میں چیف پیٹی آفیسرز اور پیٹی آفیسرز کے لیے رہائشی بلاکس اور نیول ریذیڈنشیل کمپلیکس اسلام آباد میں مسجد ابراہیم کا افتتاح شامل ہے۔

نیول ریذیڈنشیل کمپلیکس اسلام آباد میں ابراہیم مسجد کا افتتاح

نیول ریذیڈنشیل کمپلیکس اسلام آباد میں نیول سپورٹس کمپلیکس کا سنگ بنیاد

فلیٹ ہیڈکوارٹر کی عمارت کا افتتاح

این اوآرای-اکراچی میں پاکستان نیوی سینٹرل میس کا افتتاح

خالد اور حنیف ایس آر ای کراچی میں سی پی او/پی او بلاکس کا افتتاح

پاک بحریہ کے آفیسرز کی جانب سے کراچی میں منعقدہ ڈنر

سی پی اوز/سیلرز کی جانب سے کراچی میں منعقدہ بڑا کھانا

سی پی اوز/سیلرز کی جانب سے اسلام آباد میں منعقدہ بڑا کھانا

چیف آف دی نیول اسٹاف کے الوداعی دورے

31 کریکس بٹالین ہیڈکوارٹر شاہ بندر کا دورہ

گوادر میں آفیسرز اور سی پی اوز/ سیلرز سے ملاقات

اورماڑہ میں آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز سے ملاقات

ورلڈ میری ٹائم ڈے

ابن زیبا

ہر سال 28 ستمبر کو عالمی سطح پر "ورلڈ میری ٹائم ڈے" منایا جاتا ہے۔ انٹرنیشنل میری ٹائم آرگنائزیشن کے زیرِ اہتمام اس دن کو منانے کا مقصد میری ٹائم سے متعلق آگہی فراہم کرنا ہے۔ ہم میں سے اکثر لوگ لفظ میری ٹائم سے ناواقف ہیں حالانکہ ترقی یافتہ ممالک کی اقتصادیات کا انحصار میری ٹائم سیکٹر پر ہے۔ میری ٹائم سے مراد وہ تمام معاملات، اُمور، قوانین، تجارت اور اقتصادی نعمتیں ہیں جن کا تعلق سمندر سے ہے یا وہ کسی نہ کسی شکل میں سمندر سے جُڑے ہوئے ہیں۔ انٹرنیشنل میری ٹائم آرگنائزیشن نے اس سال میری ٹائم کے عالمی دن کے لیے "MARPOL at 50 - Our Commitment goes on" کے موضوع کا انتخاب کیا۔ اس سال کا موضوع ماحول پر جہاز رانی کے اثرات کی روک تھام کے لیے انٹرنیشنل میری ٹائم آرگنائزیشن کی جانب سے برسوں پر محیط اقدامات اور جواں و جاری عزم کا عکاس ہے۔

سمندر، زمین کے 71 فی صد حصے پر پھیلے ہوئے ہیں جو بے پناہ قدرتی وسائل اور ذخائر سے مالا مال ہیں۔ بحری نعمتوں کے حامل ممالک نے ان نعمتوں سے فائدہ اُٹھا کر ملک وقوم کی ترقی و خوشحالی کو یقینی بنایا۔ بحری علم و معرفت حاصل کی، معیشت کو مضبوط بنایا، دفاعی لحاظ سے ناقابلِ تسخیر بنے اور اپنے اثر و رسوخ کا دائرہ دور دراز علاقوں تک وسیع کیا۔ جہاں سمندر بے پناہ نعمتوں سے مالا مال ہیں وہاں آج کے دور میں سمندر کو اس کی اصل حالت میں قائم رکھنے اور اس کو ہونے والے نقصان سے بچانے کے سلسلے میں کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان چیلنجز پر نظر دوڑائی جائے تو غیر قانونی نقل وحمل، انسانی اسمگلنگ، سمندری قوانین کی خلاف ورزی اور بحری آلودگی جیسے مسائل نظر آتے ہیں۔

پاکستان کی سمندری جغرافیائی وقوع پذیری بحرِ ہند کی مصروف ترین تجارتی راہداریوں کے سنگم پر واقع ہے۔ قدرت نے پاکستان کو ایک ہزار سے زائد کلومیٹر ساحلی پٹی سے نوازا ہے جس کا سمندری علاقہ بشمول کونٹینینٹل شیلف 2,90,000 مربع کلومیٹر وسعت کا حامل ہے۔ یہ بحری علاقہ بے پناہ وسائل سے مالا مال ہے۔ میری ٹائم سیکٹر کی ترقی اور قدرت کی طرف سے عطا کی جانے والی بحری نعمتوں سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے لازم ہے کہ ہمیں بحری وسائل اور ان کے استعمال سے آگہی حاصل ہو۔ مگر اس ضمن میں کردار و کاوشیں ناکافی ہیں۔ پاکستان میں ایسا کوئی ادارہ سرگرم نظر نہیں آتا جو میری ٹائم شعور و آگہی کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کر رہا ہو، سوائے پاک بحریہ کے۔ اگرچہ پاک بحریہ کی بنیادی ذمہ داری بحری سرحدوں کا دفاع ہے مگر ملک وقوم کے وسیع تر مفاد کی خاطر میری ٹائم سیکٹر کے پوٹینشل، میری ٹائم چیلنجز اور زیرِ آب وسائل کے بارے میں آگہی کے فروغ کا بیڑا بھی پاک بحریہ نے اُٹھایا ہے۔ پاک بحریہ کی جن شعبوں کی ترقی و جدت پر خصوصی توجہ ہے ان میں میری ٹائم سیکٹر بھی شامل ہے۔ بلاشبہ یہ ایک قومی خدمت ہے جس کے ثمرات خوشحال پاکستان کی صورت میں سامنے آئیں گے۔

پاک بحریہ میں میری ٹائم کا عالمی دن روایتی جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر کئی سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا جاتا ہے جن میں ورلڈ میری ٹائم ڈے کے موضوع کی مناسبت سے سیمینارز، آگہی مہمات اور واک شامل ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ میری ٹائم شراکت داروں کے لیے جوائنٹ میری ٹائم انفارمیشن کوآرڈی نیشن سینٹر بھی قائم کیا گیا۔ تمام بحری شراکت دار اس سینٹر کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطے میں رہتے ہیں اور پاکستان کے سمندروں میں ہونے والی کسی سرگرمیوں سے آگاہ رہتے ہیں۔ اس سینٹر کے ذریعے سمندر میں اسمگلنگ کو روکنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ پاک بحریہ کے تعلیمی اداروں میں منعقدہ لیکچرز کے ذریعے میری ٹائم کی حفاظت اور افادیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ سوشل میڈیا اور ای مارکیٹنگ کو استعمال کرتے ہوئے بھی آگہی مہم چلائی جاتی ہیں۔

ملکی معیشت کے استحکام میں میری ٹائم شعبے کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ ہمارے ہاں میری ٹائم سیکٹر کو نظر انداز کیا گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ میری ٹائم شراکت دار قدم بڑھائیں اور اس سیکٹر کے پوٹینشل سے عوام الناس کو آگاہ کریں، تعلیمی نصاب میں میری ٹائم سے متعلق مضامین شامل کیے جائیں، میری ٹائم سیکٹر کی تحقیق کے لئے پاک بحریہ کے ادارے نیشنل انسٹیٹیوٹ آف میری ٹائم افیئرز کی طرح کے ادارے قائم کیے جائیں۔ اس سلسلے میں حکومت پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ میری ٹائم سیکٹر کی ترقی کے لئے دوررس نتائج کی حامل پالیسی مرتب کرے کیونکہ اب پاکستان کے معاشی مستقبل کا انحصار میری ٹائم سیکٹر کی ترقی پر ہے۔ سی پیک منصوبے نے اس سیکٹر کی افادیت کو ملکی سطح پر آشکارا کیا ہے۔ میری ٹائم تحقیق کی راہیں ہموار ہوئیں ہیں۔ اقتصادیات کو مضبوط کرنے کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ تجارتی سرگرمیاں بڑھیں گی۔ صنعتیں فروغ پائیں گی۔ روزگار کی اسامیاں پیدا ہوں گی۔ لیکن یہ سب کچھ تب ہی ممکن ہوگا جب ہم بحری امور سے اپنا تعلق جوڑے گے۔ اہمیت و افادیت سمجھیں گے۔ ماہرین کے رائے پر مشتمل پالیسی مرتب کریں گے۔ میری ٹائم سیکٹر سے فائدہ اُٹھانے کا حتمی اور اُصولی فیصلہ کریں گے۔ اور سب سے بڑھ کر میری ٹائم سیکٹر اور سمندر کو درپیش مسائل کے حل کے لیے ٹھوس اقدامات کریں گے۔ سمندر کے تحفظ اور اس کے قدرتی پن کو محفوظ بنائیں گے۔

ملک کی 90 فیصد تجارت بحری راستوں کے ذریعے ہوتی ہے جو قومی معیشت کو مستحکم کرنے میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ قومی میری ٹائم سیکٹر میں اتنا پوٹینشل ضرور موجود ہے کہ اگر اس کی طرف توجہ دی جائے تو ملکی اقتصادیات حیران کن حد تک ترقی کر سکتی ہے۔ گوادر بندرگاہ کو سی پیک منصوبے میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس منصوبے کی مکمل فعالیت ملک میں روزگار کے انقلابی مواقع پیدا کرے گی۔ اس سلسلے میں متعلقہ اداروں، میری ٹائم شراکت داروں، میری ٹائم انجینیئرز، پالیسی سازوں اور بیوروکریٹس کو ایک ساتھ مل کر اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

پاکستانی معاشرے میں بڑھتا عدم برداشت کا رویہ اور اس کے سدباب کی کوشش

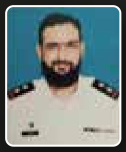

محمد نعیم فلیٹ چیف پیٹی آفیسر

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی فرد ہوتا ہے اور افراد کے ملنے سے ایک قوم، ایک ملت اور ایک معاشرہ جنم لیتا ہے۔ اب اگر یہ اکائیاں ایک معاشرے کی شکل اختیار کرنا چاہتی ہوں تو انہیں مل جل کر کام کرنا پڑتا ہے اور ان کا مل جل کر کام کرنا صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ ان کے درمیان ہم آہنگی پائی جائے۔ اور ہم آہنگی صرف اسی صورت میں باقی رہ سکتی ہے جب افراد ایک دوسرے کو برداشت کریں اور ناگوار باتوں اور واقعات کو نظر انداز کریں، بصورت دیگر عدم برداشت سے ہم آہنگی کا عمل متاثر ہوگا اور ہم آہنگی نہ پائے جانے سے معاشرے کی تکمیل ممکن نہ ہو پائے گی۔ یہی حال آج ہماری قوم کا ہے، آج ہم ایک قوم نہیں بلکہ ایک ہجوم بن کر رہ گئے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں برداشت کا عنصر کم سے کم تر ہوتا جا رہا ہے اور عدم برداشت کا رجحان روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمارے ہاں عدم برداشت کی مثالیں ایک گھر، ایک محلے، ایک گاؤں، ایک شہر سے بڑھ کو قومی سطح پر بھی پائی جاتی ہیں۔ ہر طبقہ، ہر نسل، ہر قوم، ہر مسلک اس موذی مرض میں مبتلا ہے۔ بیٹا باپ کی بات برداشت نہیں کر پا رہا، بھائی بھائی سے نالاں نظر آتا ہے، ماں اور بیٹی کے درمیان بھی اختلافات کی ایک خلیج حائل ہے۔ اور ہمارے سربراہان ایک دوسرے کو پچھاڑنے کی ہر ممکن کوشش میں مصروف ہیں۔ برداشت کے رویے معاشروں کی تعمیر و ترقی، تکمیل، بقا اور استحکام میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جبکہ عدم برداشت کا رویہ عدم استحکام اور معاشرتی تنزلی کا باعث بنتا ہے۔ عدم برداشت متشدد معاشروں کو جنم دیتا ہے اور ایسے معاشروں میں کسی کی جان و مال محفوظ نہیں ہوتی۔ ہمارے معاشرے کی بقا صرف اور صرف برداشت، صبر و تحمل اور بردباری پر منحصر ہے اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم بحیثیت ایک قوم دنیا میں جانے جائیں تو ضروری ہے کہ عدم برداشت کو ترک کریں اور برداشت کے رویوں کو پروان چڑھائیں۔

برداشت اور عدم برداشت میں فرق

سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ برداشت اور عدم برداشت میں بنیادی طور پر کیا فرق ہے؟ دراصل یہ دونوں عادات ایک دوسرے کی ضد یا متضاد ہیں اور ان دونوں میں سے پسندیدہ عادت برداشت کی ہے۔

عدم برداشت کیا ہے

عدم برداشت کو بے صبری، غصہ، قلبی خصوصیت یا بدلہ لینے کی خواہش کہا جا سکتا ہے۔ عدم برداشت کا رویہ دراصل انسان کا قلبی اطمینان ختم کر دیتا ہے اور انسان عموماً ذہنی دباؤ، نفسیاتی عدم توازن اور بلند فشار خون کے مرض میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ عام تاثر یہی ہے کہ عدم برداشت ایک منفی رویہ ہے جو کہ انسانی زندگی پر بھی منفی اثرات مرتب کرتا ہے، تاہم یہ بات بھی قابل غور ہے کہ بسا اوقات عدم برداشت ہی ایک مثبت ردعمل یا مثبت رویہ گردانا جاتا ہے اور اس وقت اس ظلم کو برداشت کرنا اور اس کے خلاف علمِ حق بلند نہ کرنا ظالم کی مدد کرنے کے برابر سمجھا جائے گا یا پھر اس کو آپ کی بزدلی سمجھا جائے گا۔ اس بحث سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ عدم برداشت کا رویہ منفی اور مثبت دونوں پہلو رکھتا ہے۔ تاہم اس مضمون میں ہم عدم برداشت کے منفی رویہ سے متعلق بحث کریں گے۔

برداشت کیا ہے

برداشت کو صبر و تحمل یا بُردباری کہا جا سکتا ہے۔ یعنی کسی کی چھوٹی یا بڑی غلطی کو نظر انداز کر دینا اور کسی قسم کے ناگوار ردعمل کا اظہار نہ کرنا اور نہ ہی بدلہ لینا، اور نہ ہی دل میں دشمنی رکھنا۔ برداشت ایک مثبت رویہ ہے جو کہ انسانی زندگی میں دلی سکون، راحت اور خوشیاں لاتا ہے۔ برداشت کا رویہ کسی بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی کے عمل میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

برداشت کا رویہ صرف اور صرف صبر پر استقامت سے حاصل کیا جس سکتا ہے اور صبر کا حصول صرف اور صرف معاف کر دینے سے ممکن ہے۔ اگر آپ کسی کی غلطی یا زیادتی پر صبر کر لیتے ہیں لیکن اسے معاف نہیں کرتے تو آئندہ جب بھی وہ شخص آپ کے سامنے آئے گا تو اس کی غلطی فطری طور پر آپ کے ذہن میں دوبارہ تازہ ہو جائے گی۔ اب یا تو آپ اس سے فوراً بدلہ لینے کی کوشش کریں گے۔ یا آپ کا رویہ اس کے ساتھ تلخ ہوگا یا پھر کم از کم آپ اس سے ملنے سے تو لازمی طور پر گریز کریں گے۔ لیکن اگر دوسری صورت میں آپ نے اس کو معاف کر دیا ہوتا تو آئندہ جب بھی آپ کی اس سے ملاقات ہوتی تو اگرچہ آپ کو اس کی غلطی یاد بھی آ جاتی پھر بھی آپ پر سکون رہتے کیونکہ آپ اسے معاف کر چکے تھے۔

رویے کیسے جنم لیتے ہیں

اب تک ہم یہ جان چکے ہیں کہ برداشت اور عدم برداشت دو مختلف رویے ہیں تو اب یہ جاننا ضروری ہے کہ کوئی بھی رویہ کیسے جنم لیتا ہے۔ انسانی ذہن میں ہر وقت کچھ نہ کچھ چلتا رہتا ہے، مختلف خیالات اور تفکرات چلتے رہتے ہیں اور بہت تیزی کے ساتھ تبدیل بھی ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ خیالات ایسے ہوتے ہیں جو آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ لیکن کچھ خیالات ایسے بھی ہوتے ہیں جو ہمارے ذہن پر نقش ہو جاتے ہیں۔ ان نقش شدہ خیالات ہی کی روشنی میں ہمارا ذہن تمام چیزوں کو جانچتا ہے اور ان کے

بارے میں فیصلہ کرتا ہے۔ یہ نقش شدہ خیالات ہمارے رویوں کو بنانے اور بگاڑنے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بچہ جس نے کبھی کسی کو لڑتے ہوئے نہیں دیکھا تھا ایک دن دو لوگوں کو کسی معمولی بات پر جھگڑا کرتے ہوئے دیکھے گا تو اس کے ذہن پر یہ بات نقش ہو جائے گی کہ اس طرح کی بات پر جھگڑا کرنا ہوتا ہے اور اب آئندہ اگر اس کے ساتھ بھی کوئی ایسی صورتحال پیش آئے گی تو وہ جھگڑا کرے گا کیونکہ اس کے ذہن میں ایسی بات پر لڑائی جھگڑا کرنا نقش ہو گیا ہے۔ جبکہ اس کے برخلاف اگر وہ دونوں لوگوں کو ایک دوسرے کو معاف کرتا ہوا دیکھے گا تو اس کے ذہن پر درگزر کرنے کا عمل نقش ہو جائے گا اور وہ بھی ایسی صورتحال میں درگزر سے کام لے گا۔ مطلب یہ ہوا کہ وہ بچہ ماں کے پیٹ سے برداشت یا عدم برداشت کا رویہ لے کر پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ یہ اس کے اردگرد کا ماحول ہی تھا جس نے اس کے ذہن میں کوئی ایک رویہ راسخ کر دیا۔

برداشت وحدت کو جنم دیتی ہے عدم برداشت تقسیم کرتی ہے

کسی بھی معاشرے میں معاشرتی وقومی یکجہتی کے لیے جو چیز سب سے ضروری ہے، وہ ہے لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ باہمی ربط کا ہونا، اور یہ رابطہ صرف اسی صورت میں قائم کیا جا سکتا ہے جب دو لوگوں کے درمیان کوئی حد فاصل موجود نہ ہو اور عدم برداشت ایک ایسی حد فاصل ہے جو نہ صرف لوگوں کو تقسیم کرتی ہے بلکہ معاشرتی تقسیم کا بھی باعث بنتی ہے۔ اور پھر قومی یکجہتی کا شیرازہ بکھر جاتا ہے اور ہر فرد اپنی خواہش کے پیچھے چلتے ہوئے دوسروں کے نفع ونقصان کا خیال دل ودماغ سے نکال دیتا ہے۔ پھر اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کے رویے سے کسی کا کتنا نقصان ہو رہا ہے یا کسی کے دل پر کیا گزر رہی ہے۔

عدم برداشت کے اسباب

اگر ہم عدم برداشت کے اسباب پر غور کریں تو ہمیں بے شمار اسباب نظر آتے ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:۔

سوشل میڈیا

سوشل میڈیا نے بلخصوص اور الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا نے بلعموم ہمارے نوجوان نسل کو اور اس کے اخلاق کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ اگر ہم صرف ٹک ٹاک ہی کی بات کریں تو صرف اس ایک بلا نے ہماری آدھی سے زیادہ نوجوان نسل کو ایک خیالی دنیا کے پیچھے لگا کر ان کے اخلاق کا جنازہ نکال کر رکھ دیا ہے۔ ٹک ٹاک پر ایسی ایسی ویڈیوز دیکھنے کو ملتی ہیں جس میں اخلاق کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہوتی ہیں، بھائی بہن کو کتی کہہ رہا ہے تو بہن بھائی کو کتا کہہ کر بلا رہی ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی جھگڑا کی ویڈیوز بھی عام ہیں، بعض ویڈیوز میں پستول یا رائفل سے خود کو یا کسی اور کو گولی مارنے کی منظر کشی کی گئی ہوتی ہے۔ اگر چہ ٹک ٹاک پر مثبت موضوعات پر بھی ویڈیوز موجود ہیں لیکن ان کا تناسب بہت ہی کم ہے اور ان ویڈیوز کو دیکھنے والے بھی کم ہیں۔

الیکٹرونک و پرنٹ میڈیا

گزشتہ دنوں ایک ٹی وی ڈارمہ میں ایک خاتون بے دھیانی سے سڑک عبور کرتے ہوئے ایک گاڑی سے ٹکرا جاتی ہے، اسی دوران اس خاتون کا یک رشتہ دار نوجوان وہاں آن پہنچتا ہے اور بغیر پوچھے گاڑی والے کو پیٹنا شروع کر دیتا ہے، جبکہ اصل غلطی اس خاتون کی تھی، اس ایک کلپ نے تمام ناظرین کے اذہان میں جو بات نقش کی وہ یہ ہے کہ اگر گاڑی والا آپ کو ٹکر مار دے تو آپ نے بہر صورت اس سے لڑائی کرنی ہے۔ اسی طرح کی خبریں آئے روز اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں جو ہمارے اذہان میں عدم برداشت کے رویے کو پروان چڑھاتی ہیں۔

حالیہ واقعات

حالیہ دو واقعات جو عدم برداشت اور معاشرتی رویوں کے بگاڑ کی بہترین مثالیں ہیں۔ ان میں سے ایک سیالکوٹ میں سری لنکن شہری کی ایک پرتشدد ہجوم کے ہاتھوں موت جبکہ دوسری دردناک مثال ایک پانچ دن کے بے گناہ اور معصوم کلی کی اپنے ہی باپ کے ہاتھوں قتل کی دردناک داستان ہے۔ اگر ان دونوں واقعات پر غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہ دونوں واقعات یک لخت وقوع پذیر نہیں ہوئے بلکہ ان کے پیچھے درحقیقت عدم برداشت کا وہ رویہ ہے جو برسوں سے ہمارے ذہنوں میں پنپ رہا ہے، اور سوشل ، الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کہیں نہ کہیں اس کے پروان چڑھنے میں معاون ومددگار ضرور رہا ہے۔

اگر ہم سیالکوٹ میں سری لنکن باشندے کی دردناک موت کو دیکھیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ایک مذہبی مسئلہ کو بنیاد بنا کر عوام کو اشتعال دلایا گیا، اور عدم برداشت کا رویہ جو ہمارے معاشرے کا ناسور بن چکا ہے اس کا عملی مظاہرہ پیش کیا گیا، جس کی وجہ سے ایک غیر ملکی ملازم کی موت واقع ہوئی اور اس کی وجہ سے نہ صرف اس ادارے بلکہ پورے وطن عزیز اور پوری ملت اسلامیہ کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔

جبکہ دوسری مثال ہمارے ذہنی پستگی ، معاشرتی بدتہذیبی ، اخلاق گراوٹ اور مذہب سے دوری کی المناک داستان بیان کرتی ہے، ہمارے معاشرے میں آج بھی زمانہ ، جاہلیت کی سوچ پنپ رہی ہے، بیٹوں سے محبت اور بیٹیوں کی پیدائش پر دکھ اور افسوس کیا جاتا ہے۔ اسی سوچ نے اس بے رحم اور ظالم باپ کے ہاتھوں پانچ دن کی ننھی کلی کو ابدی نیند سلا دیا۔ وہ جس نے آنکھ بھر کے ابھی ماں کو بھی نہ دیکھا تھا اس کی آنکھیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دی گئیں۔ اور اس کی وہ ماں جس نے ابھی جی بھر کر اپنی بیٹی کو دیکھا بھی نہ تھا وہ اپنی بیٹی کا دکھ دل میں لیے چند ہی دنوں بعد اپنی بیٹی کے پہلو میں جا لیٹی۔ اس ایک مثال سے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایک تو ننھی معصوم کلی بے کھلے مرجھا گئی، دوسری اس کے ماں اس کے غم میں اس دنیا سے چلی گئی، تیسرا اس کا ظالم باپ اب جیل کی کوٹھی میں مرے گا، چوتھا اس کے تمام رشتہ دار ایک اذیت سے گزریں گے اور سب سے بڑھ کر ہمارے معاشرے میں ایک ہیجان کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ اس طرح کے دیگر واقعات دیکھ دیکھ کر ہمارے اذہان آہستہ آہستہ اس برائی کو برائی سمجھنا چھوڑ دیں گے اور پھر ایک وقت آئے گا جب اس طرح کے عمل پر ہمیں کسی قسم کا کوئی تعجب بھی نہیں ہوگا۔

بے حسی کی دردناک کہانی

چند ماہ قبل کی بات ہے پتوکی شہر میں ایک محنت کش پاپڑ فروش شادی کی ایک تقریب میں پاپڑ بیچنے کی غرض سے جا پہنچا۔ ہر کوئی شادی کی خوشیوں میں مگن تھا، لوگ خوشی سے ناچ گا رہے تھے۔ اور وہ محنت کش بھی خوش تھا کہ آج اس کی بکری اچھی ہونے والی ہے، لیکن اسے نہیں معلوم تھا کہ اس کے سامنے لوگ نہیں ناچ رہے بلکہ اس کی موت رقص کر رہی ہے۔ پھر کیا ہوا کہ اچانک کہیں سے آواز آئی کی اس نے شرکاء شادی میں سے کسی کی جیب کاٹ لی ہے، پھر کیا تھا سارا ہجوم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس کی طرف لپکا اور ہر کسی نے اپنے حصے کی بے حسی کا مظاہرہ کیا۔ کسی نے حقیقت معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ کیا واقعی اس نے کسی کی جیب کاٹی بھی ہے یا نہیں ، ہر طرف سے لاتوں، گھونسوں اور مکوں کی بوچھاڑ تھی اور وہ محنت کش اپنی جان بچانے کی ہر ممکن کوشش میں مصروف تھا۔ جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکا اور وہ مجمع اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا، محنت کش کی موت ہو گئی۔ بے حسی کا اصل نظارہ اس کے بعد دیکھنے میں آیا، جب اس محنت کش کی لاش شادی ہال کے صحن میں پڑی تھی اور وہ بے

حس مجمع مزے سے شادی کے پکوان کھا رہا تھا، ہائے افسوس کوئی ایک بھی شخص وہاں ایسا نہ تھا جو ایدھی والوں کو کال ہی کر دیتا اور وہ اس کی لاش اٹھا کر لے جاتے، لیکن اتنا وقت کس کے پاس تھا ہر کسی کو کھانے کی جلدی تھی۔

اس واقعہ نے ہمارے معاشرے کی جو تصویر پیش کی ہے وہ ہمارے معاشرے کا بھیانک چہرہ ہے، یہ واقعہ چلا چلا کر بتا رہا ہے کہ ہم ایک بے حس قوم بلکہ ایک بے حس ہجوم بن چکے ہیں، ہمیں کسی کی تکلیف، کسی کی مشکلات سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ ہمیں اپنے فائدے سے مطلب ہے اور بس۔ اس واقعے نے کئی حساس دل چیر کے رکھ دیے ہیں، ہزاروں آنکھیں اس پر اشکبار ہیں، لاکھوں دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ آخر کب تک ہم یونہی اپنے ہی لوگوں کو حوس اور نفسانی خواہشات کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتارتے رہیں گے۔

برداشت کرنا یقیناً کوئی آسان کام نہیں ہے، سب سے پہلے اپنے نفس اور شیطان سے لڑنا پڑتا ہے جو کہ ایک انتہائی کٹھن مرحلہ ہے، اس کے بعد اپنے دوست رشتہ داروں سے لڑنا پڑتا ہے کیونکہ آپ کے برداشت کرنے کے رویے کو وہ اچھی نظر سے نہیں دیکھتے بلکہ وہ اسے آپ کی کمزوری سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کو معاشرے سے لڑنا پڑتا ہے کیونکہ معاشرہ آپ کے برداشت اور معاف کرنے کے رویے کو آپ کی بزدلی سے تعبیر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ بزدل ہیں اس لیے آپ بدلہ لینے کی بجائے معاف کر رہے ہیں۔

علم کی کمی

عدم برداشت کی ایک وجہ علم کی کمی بھی ہے، جب کوئی شخص عدم برداشت کے نقصانات اور نتائج سے لاعلم ہوگا تو وہ بلا جھجک عدم برداشت کا مظاہرہ کرے گا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ علم ایک روشنی ہے جو آپ کے تاریک دل کو روشن کرتی ہے اور معاشرے میں رہنے والے دیگر افراد سے متعلق آپ کے دل میں نرمی اور احساس کے جذبات پیدا کرتی ہے۔ اور علم کی کمی کہ وجہ سے آپ کا ذہن تاریک ہو جاتا ہے اور آپ پر کسی کی تکلیف دیکھ کر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ علم احساس پیدا کرتا ہے اور احساس ایک معاشرے کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے عموماً دیکھا گیا ہے کہ اہلِ علم صبر و تحمل اور برداشت سے کام لیتے ہیں جبکہ جاہل بات بات پر لڑائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

انا غرور، نفسانی خواہشات

عدم برداشت کی ایک وجہ انا، غرور اور نفسانی خواہشات کی ناجائز تکمیل کی کوشش بھی ہے۔ انا اور غرور آپ کو صبر کرنے، معاف کرنے اور برداشت کرنے سے روکتے ہیں۔ نتیجتاً آپ عدم برداشت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عموماً زیادہ دولت انسان کو مغرور بنا دیتی ہے اور پھر انسان معاشی طور پر کمزور لوگوں کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ ان کے رویوں کو برداشت کرنا خلافِ شان سمجھتا ہے اور ان کی چھوٹی سے چھوٹی غلطی پر بھی شدید ردعمل کا مظاہرہ کرتا دکھائی دیتا ہے۔

ذاتی مفاد اور حسد

ذاتی مفاد اور دوسروں سے حسد و جلن انسان کو خودغرض بنا دیتے ہیں اور خودغرضی انسان کے دل و دماغ سے احساس کے جذبے کو ختم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے انسان دوسروں کی تکلیف کو کوئی اہمیت نہیں دیتا اور صرف اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ہر طرح کا کام کرنا جائز سمجھتا ہے۔

افسران بالا کا سخت رویہ

عموماً دیکھا گیا ہے کہ جس دن افسران بالا کا رویہ ماتحتوں کے ساتھ نرم ہوتا ہے اس دن ماتحت کام بھی اچھا کرتے ہیں اور ان کا برتاؤ دیگر لوگوں کے ساتھ بھی اچھا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر کسی دن افسران بالا اپنے ماتحتوں کو ڈانٹ دیں یا ان کے ساتھ اپنا رویہ سخت رکھیں تو اس دن ماتحت ایک تو کام صحیح نہیں کر پاتے دوسرا ان کا رویہ دیگر لوگوں کے ساتھ نہایت تلخ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ عدم برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں۔

گھریلو ناچاقی اور خاندانی مسائل

گھریلو ناچاقی اور خاندانی مسائل بھی عدم برداشت کے رویوں میں بڑھتے ہوئے رجحانات کی ایک اہم وجہ ہیں۔ گھریلو ناچاقی اور خاندانی مسائل کی وجوہات کچھ بھی ہوں گھر کے ماحول میں تناؤ کسی بھی انسان کی معاشرتی زندگی پر بہت گہرا اثر مرتب کرتا ہے۔ جھگڑا میاں بیوی کا ہو یا بہن بھائیوں کا دیگر رشتہ داروں کے ساتھ، اس کی وجہ سے متاثرہ تمام افراد کے رویے بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔

عدم برداشت کے نقصانات

عدم برداشت کے نقصانات کی بات کریں تو یہ بے شمار ہیں، اسکا پہلا نقصان گھریلو زندگی میں عدم توازن ہے جس سے گھریلو زندگی تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی، باپ بیٹا، ماں اور بیٹی ایک دوسرے کی بات کو برداشت نہیں کر پاتے۔ یہاں تک کہ اولاد ماں باپ کو مارتی پیٹی نظر آ رہی ہے، والدین کا ادب و احترام رخصت ہوتا جا رہا ہے۔ عدم برداشت کا ناسور ہمارے معاشرے میں اس حد تک سرایت کر چکا ہے کہ آج دوسری کئی سماجی برائیوں کی طرح اس کو بھی برائی تصور ہی نہیں کیا جاتا۔

گھر سے بڑھ کر خاندان، پھر گاؤں اور شہر، پھر ایک ملک اور پھر ساری دنیا اس مرض کا شکار نظر آتی ہے۔ ہمارے ملک میں سیاسی عدم استحکام کی دوسری کئی وجوہات کے ساتھ ساتھ ایک وجہ عدم برداشت بھی ہے۔ عدم برداشت کے باعث سیاسی سربراہان ایک دوسروے سے دست و گریبان نظر آتے ہیں اور ان کے پیروکار بھی ایک دوسرے کے خلاف ہمہ وقت محاذ آرائی میں مصروف پائے جاتے ہیں۔ یہ رویہ سیاسی سطح سے ہوتا ہوا عوام میں منتقل ہوتا ہے اور پھر عوام بھی اس مرض میں مبتلا نظر آتی ہے۔

عدم برداشت کو میں ایک رویہ کہنے کی بجائے اگر ایک موذی یا مہلک مرض کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ اور یہ مرض ہمارے معاشرے کو ایک دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے۔ اس مرض نے ہر عمر، ہر جنس، ہر شعبے، ہر مسلک و طبقہ فکر، ہر علاقے کے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ اگرچہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس مرض سے بچے ہوئے ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے یا نہ ہونے کے برابر ہے۔

عدم برداشت کے سد باب کے ممکنہ طریقے

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم عدم برداشت کے نقصان سے آگاہ ہو جانے کے بعد اکے سد باب کے بارے میں نہایت سنجیدگی سے سوچیں اور اس کے سد باب کے ممکنہ طریقوں پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دیگر لوگوں کو بھی ان کے بارے میں بتائیں۔ عدم برداشت کے سد باب کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے اسباب پر قابو حاصل کریں۔ درج ذیل طریقوں پر عمل کرنے سے ہم ممکنہ حد تک عدم برداشت کے رویے پر قابو پا سکتے ہیں۔

علم و آگاہی

عدم برداشت کے رویے پر قابو پانے کا سب سے اہم اور مؤثر ہتھیار علم و آگاہی اور شعور ہیں۔ اگر ہم عوام میں یہ شعور پیدا کر دیں کہ عدم برداشت ایک بہت برا عمل ہے اور اس کی وجہ سے نہ صرف آپ کی معاشرتی زندگی کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ اسی کی وجہ سے آپ ذہنی اذیت میں بھی مبتلا ہوتے ہیں تو یقیناً عوام اس موذی مرض سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ قرآن مجید میں

اللہ عزوجل کے ارشاد کا مفہوم ہے: اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں۔ یقیناً جو لوگ علم رکھتے ہیں وہ اللہ سے ضرور ڈرتے ہیں اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ کسی کی دل آزاری سے بھی بچتا ہے اور جس کے دل میں یہ احساس ہوگا وہ کبھی عدم برداشت کا شکار نہیں ہوگا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ لوگوں کو برداشت کرنے کی فضیلت کے بارے میں آگاہی فراہم کی جائے۔

مذہبی اقدار اور دینی تعلیمات سے آگاہی

دین اسلام ایک دین فطرت ہے اور فطرت کو یہی پسند ہے کہ لوگ مل جل کر رہیں۔ دین اسلام ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ صبر و تحمل سے کام لیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو سکے دوسروں کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں معاف کیا جائے اور دل میں کسی قسم کا میل یا بغض نہ رکھا جائے۔ اگر اہل علم و دانش بلعموم اور علماء کرام بلخصوص اس طرف توجہ دیں اور لوگوں میں یہ سوچ اور فکر بیدار کرنے کی کوشش کریں تو قوی امید ہے کہ عوام الناس مذہبی اقدار کا پاس رکھتے ہوئے اور دینی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اس مرض سے بچنے میں کامیاب ہو پائیں گے، انشاء اللہ عزوجل۔

اللہ پر توکل

اگر کوئی آپ کے ساتھ کوئی زیادتی کرتا ہے تو افضل یہ ہے کہ آپ اسے معاف کر دیں کیونکہ اللہ عزوجل معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور صبر کرنے والوں کے لیے بے شمار انعام واکرام کی بشارتیں ہیں۔ اب جو لوگ اللہ کے احکام پر عمل کرتے ہونگے اور وہ اللہ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے معاف کرنے کی عادت کو اپنائیں گے تو ایک تو وہ اللہ کے انعام کے حقدار قرار پائیں گے دوسرا یہ کہ ان کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی برداشت کی عادت کو اپنانا شروع کر دیں گے اس طرح ایک سے دو اور دو سے سو بلکہ ہزاروں لوگ اس عادت پر عمل کرنے والے بن جائیں گے۔

غصہ پر قابو پانا

عموماً دیکھا گیا ہے کہ عدم برداشت کی اصل جڑ غصہ پر قابو نہ پانا ہے، اس لیے اگر ہم غصہ پر قابو پانا سیکھ جائیں تو انشاء اللہ عزوجل ہم عدم برداشت سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ غصہ سے متعلق ہمیں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں متعدد مقامات پر راہنمائی ملتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورہ آل عمران آیت نمبر 134 کا مفہوم ہے اور وہ اپنے غصے کا ضبط کرتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں۔ بے شک اللہ معاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اس آیت سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ غصہ پر قابو پانے کی کس قدر فضیلت ہے اور اللہ عزوجل معاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے غصہ مت کیا کرو نیز فرمایا طاقتور وہ نہیں جو کسی دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ اصل طاقتور وہ ہے جو غصے کی وقت خود پر قابو رکھے۔ مسلمان کی سلامتی کے حوالے سے حضور نبی کریم ﷺ کے درج ذیل ارشادات نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

۱۔ جس نے کسی مسلمان پر اسلحہ تانا وہ ہم میں سے نہیں۔

۲۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

درج بالا احادیث کسی بھی ذی شعور انسان کی آنکھیں کھولنے کے کافی ہیں، اگر ان احادیث کی اہمیت وافادیت کا ہمیں اندازہ ہو جائے تو ہم کبھی بھی عدم برداشت کا مظاہرہ نہ کریں اور کسی کی تکلیف کا سبب بننا ہرگز گوارہ نہ کریں۔

صبر کرنا

کسی بھی ناگوار بات پر منفی ردعمل کا مظاہرہ کرنے کی بجائے اگر ہم صبر کا دامن تھام لیں تو یقیناً بہت سے مسائل با آسانی حل ہو جائیں گے۔ صبر کرنے والوں کے بارے میں قرآن مجید میں جا بجا بشارتیں سنائی گئی ہیں۔ چنانچہ سورہ بقرہ آیت نمبر 153 میں ارشاد باری تعالی کا مفہوم ہے اے ایمان والوں صبر اور نماز سے مدد چاہو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ نیز سورہ النحل کی آیت نمبر 96 میں اللہ عزوجل کے ارشاد کا مفہوم ہے صبر کرنے والے کو اس کے عمل سے اچھا اجر ملے گا۔ سورہ الزمر کی آیت نمبر 10 میں ارشاد بانی کا مفہوم ہے صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملے گا۔

ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ صبر کرنے والوں کی جزا دیکھ کر قیامت کے دن لوگ حسرت کریں گے۔ شعب الایمان میں ہے کہ صبر ہر بھلائی کی کنجی ہے، ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے غصے کو روکے گا اللہ عزوجل قیامت کے روز اس سے اپنا عذاب روکے گا۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جو تم سے توڑے، تم اس سے جوڑو اور جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کرو۔

درج بالا ارشادات ربانی اور احادیث نبویہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ غصہ کو قابو کرنے، صبر و تحمل اور برداشت کرنے کی کس قدر فضیلت ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کے لیے کیسی کیسی بشارتیں ہیں کہ دوسرے لوگ قیامت کے دن ان پر رشک کریں گے۔

تبصرہ مضمون نگار

درج بالا تحریر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عدم برداشت کا ناسور ہمارے معاشرے کو ایک دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے، اور اس کا ناسور تقریباً ہر طبقہ، ہر عمر اور ہر علاقہ کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اس ناسور سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کے اسباب پر قابو حاصل کرنا ہوگا۔ بیہودہ فلموں ڈراموں سے بچیں، سوشل میڈیا کی بے حیائی سے جان چھڑا کر زیادہ وقت اپنے گھر والوں اور اپنے پیاروں کے ساتھ گزاریں۔ کسی قسم کی ناگوار بات کا جواب فقط ایک تبسم و مسکراہٹ سے دینے کی عادت کو اپنائیں۔ نرم مزاجی اور صبر کو اپنائیں۔ دوسروں کی رائے سے اختلاف کے باوجود اس کا احترام کریں۔ بحث، بے جا تنقید اور جارحانہ رویہ کو ترک کر کے فراخدلی کا مظاہرہ کریں رعب کی بجائے اپنی بات کو دلائل کے ساتھ ثابت کریں۔ ملکی قوانین کی پابندی کریں۔ صبر اور مستقل مزاجی کو اپنائیں۔ احادیث مبارکہ اور ارشادات ربانی سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ معاف کرنے اور غصہ کو قابو کرنے کی کتنی فضیلت ہے۔ اگر ہم اللہ عزوجل کے محبوب بننا چاہتے ہیں، اور اپنا ٹھکانہ جنت میں بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں کو درگزر کریں، ان کی ناگوار باتوں سے قطع نظر کریں اور اگر کوئی ہم سے تعلق توڑنا بھی چاہے تو ہمیں چاہیے کہ حدیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے اس سے صلہ رحمی والا معاملہ فرمائیں۔ ایسا کرنے سے آپ دیکھیں گے کہ ہمارے معاشرے میں بہت جلد ایک مثبت تبدیلی ظاہر ہونا شروع ہو جائے گی، روٹھے ہوئے مان جائیں گے، بچھڑے ہوئے آن ملیں گے۔ علمائے کرام بلخصوص اور اہل علم و دانش بلعموم، پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے عوام الناس کی ذہن سازی کریں جیسا کہ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ مسلمان کو سمجھاؤ کیونکہ سمجھانا اسے فائدہ دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اساتذہ کرام اور والدین اگر اپنی ذمہ داری نیک نیتی سے نبھائیں اور بچپن ہی سے اپنے شاگردوں اور بچوں کو برداشت کی فضیلت اور عدم برداشت کے نقصانات کے بارے میں آگاہی فراہم کریں تو انشاء اللہ عزوجل بہت جلد ہم اس موذی مرض سے چھٹکارا پانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اب یہ ہم پر ہے کہ ہماری ترجیح کیا ہے، کیا ہم اپنے معاشرے کی تعمیر و ترقی اور بقا کے لیے کوئی مثبت اقدام کرنا چاہتے ہیں یا پھر عدم برداشت کے رویے کو مزید بڑھاوا دے کر اپنے معاشرے کی تنزلی کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں۔

عالمی یومِ تدریس

سید عابس رضا کاظمی

کوئی بھی معاشرہ حصول علم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ایک فلاحی اور متوازن معاشرہ مساوات اور برداشت کی بنیادوں پر پر استوار ہوتا ہے۔اور یہ سب تبھی ممکن ہے کہ جب وہاں کے افراد علمی مدارج طے کرنے میں باقی دنیا سے امتیازی حیثیت رکھتے ہوں۔جس کی مثال آج دنیا کے کئی ممالک میں نظر آتی ہے۔علم کے حصول میں تعلیم کی با آسانی فراہمی ایک لازمی عنصر ہے۔زبان و بیان کے اسرار و رموز ہوں یا سائنس اور ٹیکنالوجی کی آ گاہی، بنیادی تعلیم کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتیں۔یہی وجہ ہے کہ ہرسال 8 ستمبر کوخواندگی کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔یہ دن منانے کا مقصد دنیا بھر کے افراد میں حصولِ تعلیم کی اہمیت کواجاگر کرنا اور تعلیم کا حصول ہر انسان کے لیے آسان قرار دلوانا ہے۔اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم یونیسکو کی جانب سے دنیا کے اکثریتی ممالک میں 8 ستمبر کو عالمی یومِ تدریس کے طور پر منایا جارہا ہے۔جس کا آغاز 1967 میں کیا گیا۔

یونیسکو کے مطابق خواندگی کی تعریف اس طرح ہے کہ "مختلف سیاق وسباق سے وابستہ تحریری مواد کا استعمال کرتے ہوئے شناخت کرنے، سمجھنے، تشریح کرنے، تخلیق کرنے، بات چیت کرنے اور شمار کرنے کی صلاحیت کوخواندگی کہتے ہیں۔"

گوکہ عالمی سطح پر سائنس سمیت بہت سے شعبوں میں اس وقت ترقی دیکھنے کومل رہی ہے مگر اس کے باوجود یونیسکو کے 2020 کے اعداد وشمار کے مطابق دنیا کے تقریباً 763 ملین افراد کو، جن میں نوجوان اور بڑی عمر کے افراد شامل ہیں، خواندگی کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ان افراد میں تدریس کا فقدان ہے۔اور یہ تعداد دنیا کی کُل آبادی کا 16 فیصد ہے۔جس میں بدقسمتی سے 64 فیصد خواتین شامل ہیں۔

تدریس کے اس فقدان کی بہت سی وجوہات بتائی جاتی ہیں۔جن میں کرونا کی عالمی لہر بھی ایک بڑی وجہ ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ موسمیاتی تبدیلیاں، مختلف خطوں میں تنازعات اور غربت اس کی دیرینہ اور متواتر وجوہات ہیں۔

دنیا بھر میں پیش آنے والی موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث افراد کی زندگیوں میں بہت منفی تبدیلیاں دیکھنے کوملتی ہیں۔زلزلے سیلاب اور قحط سالی جیسی آفات انسانی معاشروں کو پل بھر میں تباہ کردیتی ہیں۔اور بدقسمتی سے ہم ابھی تک ان پر قابو پانے کے مستقل حل بھی اپنا نہیں پائے۔

وقت کے ہاتھ سے گر کر ہوئی ریزہ ریزہ
زندگی بکھری کچھ ایسی کہ سمیٹی نہ گئی

دوسری طرف ممالک کے درمیان تناؤ، تنازعات اور خطوں میں جاری خانہ جنگی کی صورتحال نے بھی ہمیشہ سے بنی نوع انسان کو پریشان کررکھا ہے۔ایک عام آدمی ہمیشہ سے صرف پُرامن زندگی اور مالی آسودگی کا متلاشی رہا ہے۔مگر اقتدار اور قوت کے جھگڑوں نے اس سے یہ حق بھی چھین رکھا ہے۔

ایسی صورتحال میں جہاں انسان کبھی قدرتی آفات اور کبھی قیامِ امن کے فقدان کا مسلسل سامنا کسی بھی سطح پر کررہا ہو، وہاں وہ تدریس کو کیسے مقدم رکھ سکتا ہے۔جب تک نیک نیتی سے خرابیٔ امن پر قابو پایا نہیں جاسکتا۔یہ کیسے ممکن ہے کہ محض ایک دن تدریس کے نام کر کے ہم دنیا کو نورِ علم سے منور کرنے کے عزم کا دعویٰ کرسکیں۔گوکہ ایسے ہنگامی حالات اور آفت زدہ علاقوں میں اقوامِ متحدہ کی جانب سے تعلیمی کیمپ لگائے جاتے ہیں مگر یہ اُس وقت بے فائدہ یا کم اثر ہو جاتے ہیں کہ جب افراد کو ملبوں تلے گھروں یا پردیس زمینوں میں اپنا مستقبل اور حال دونوں تباہ دکھائی دیتے ہیں۔معروف مذہبی سکالر علامہ کلبِ صادق صاحب مرحوم کے بقول جہالت اور غربت کسی بھی قوم کی ترقی کی سب سے بڑی رکاوٹیں ہیں۔جس بھی معاشرے میں یہ دو چیزیں ہوں گی وہ کبھی بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔

بدقسمتی سے نہ صرف ہمارے وطنِ عزیز بلکہ دنیا کے تقریباً تمام ترقی پذیر ممالک میں یہ دونوں آفات معاشروں سے دامن گیر ہیں۔اور ان دونوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ بھی ہے۔قیامِ امن اور پُرثبات ماحول کے بغیر معاشی ترقی کا خواب ہی ادھورا ہے۔اگر ہم اپنے معاشرے میں پھیلی تعلیم کی کمی کی وجوہات کو دیکھیں تو سب سے بڑی وجہ غربت ہی نظر آئے گی۔کیونکہ غربت ہی جہالت کو جنم دیتی ہے۔ایک محتاط اندازے کی اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی صرف 58 فیصد ہے۔ماہرین کے مطابق اس کم شرح خواندگی کی بڑی وجوہات میں غربت، چائلڈ لیبر، بچوں کا سکول چھوڑ جانا، تعلیم تک رسائی کا فقدان اور دیگر شامل ہیں۔

اگر ان عوامل پر بات کریں تو نظر آتا ہے کہ تقریباً 50 فیصد بچے ایسے ہیں جو سکول تو جاتے ہیں مگر بمشکل درجہ پنجم تک پہنچتے ہیں۔اور تعلیم ادھوری چھوڑ دیتے ہیں۔ان میں یقیناً سارا قصور بچوں کا ہی نہیں ہے۔جب سر پر ہر جانب سے مالی مجبوریاں منڈلا رہی ہوں تو والدین بھی ایسے بچوں کی تعلیم کے حصول کے لیے حوصلہ افزائی کرنے کے بجائے انہیں کوئی ہنر سکھانے کی طرف مائل کرتے ہیں۔تا کہ آمدن کا کوئی ذریعہ بڑھ سکے۔

گو کہ سرکاری سطح پر تعلیم تقریباً مفت ہے مگر اس کے باوجود نظامِ خانہ چلانے کے لیے آمدن بڑھانا ان والدین کے لیے زیادہ ضروری ہوتا ہے۔اور یہی چیز پھر چائلڈ لیبر کہلاتی ہے۔انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے مطابق تقریباً 33 لاکھ بچے چائلڈ لیبر کا شکار ہیں۔اب اگر ہم ان تمام وجوہات پر گہرائی سے نظر ڈالیں تو دنیا بھر میں تعلیم کی کمی یا کم شرحِ خواندگی کی اصل جڑ معاشی بدحالی اور امن عامہ کی زبوں حالی ہی نظر آئے گی۔لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ تدریس کے حصول کے متعلق آگاہی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں قیامِ امن اور مساوات کی کوششوں کو بھی مکمل نیک نیتی اور سنجیدگی سے منطقی اور مثبت انجام کی طرف لے جایا جائے۔عام آدمی پر سے مسائل کا انبار کم کیا جائے اور صحت جیسی بنیادی سہولیات کی مفت فراہمی ریاست اپنے ذمہ لے کر بروقت آسان بنائے۔جو کہ کسی بھی غریب یا متوسط طبقے کے فرد کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔اس کے علاوہ معاشی آسودگی ہر فرد کے لیے لازمی سمجھ کر یقینی بنائی جائے۔

امن، معاشی خوشحالی اور حصولِ تعلیم سب آپس میں لازم وملزوم ہیں۔ان تینوں کے قیام کے بغیر ترقی اور خوشحالی کا خواب محض ایک خواب ہی ہے۔اور ان کا قیام فرد، معاشرے اور ریاست کی بقا کی ضمانت ہے۔